بیاد امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ماہنامہ

جہانِ رضا

لاہور

جنوری 2021ء ایڈیٹر: عامر ابراہیم الاشعری

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بحثیت مرجع العلماء

(برائے امتحان درجہ حدیث شریف تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان ۱۴۰۸ھ 1988ء)

مقالہ نگار

شیخ الحدیث علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ

چیف ایڈیٹر

محمد کاشف رضا

مرکزی مجلس رضا ○ لاہور

عقیدت کا دریائے فرات

محمد کاشف رضا

مہذب دانشور اور محقق کہلانے کے شوقین ''تعصب'' اور ''جارحانہ اندازِ گفتگو'' کی مذمت میں اپنی زبان وقلم سے بہت ہی دانش بھگارنے اور خود کو مہذب ثابت کرنے کے لیے مدلل تجزیے فرماتے ہیں۔ لب ولہجہ نو بیاہتا دلہن کا اور بین بیوہ کی طرح ڈالنے میں ید طولیٰ رکھنے والے یہ ''ابوالفضل وفیضی'' اور درمدحِ خود کے قصیدہ گو حقیقت میں تعصب اور جارحانہ انداز کے چنگیز خان ہوتے ہیں، ذرا کسی نے سخت جملہ اِن کی ذات بارے بول دیا یہ تمام اخلاق وتحمل کے سبق بھلا کر طعن وتشنیع اور ''مہذب گالیوں'' کی تلواریں نکال کر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ دوسروں کو تہذیب وشرافت کی تبلیغ کرنے والے خود اندر سے کس قدر ''سیاہ'' ہوتے ہیں اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جس کو کبھی اِن ''فرشتہ نما'' بھیڑیوں سے واسطہ پڑا ہو۔

اہل سنت کے عقیدہ وفکر کی پختگی اور دفاع کا جذبہ جن لوگوں کی رگِ جاں میں دوڑتا ہے، وہ غیرت کے استعارے افراد ہمیشہ سنگ ملامت کو مسکرا کر سہہ جاتے ہیں۔ دانش اور تحقیق کے جنازے کندھوں پہ اُٹھائے ''لغت ہائے حجازی'' کے قارون عشق ومحبت کی وجدانی کیفیات کی ''ک'' کو بھی سمجھنے سے عاجز ہیں۔ دانش برائے فروخت کی ماتھے پہ پٹی باندھنے والے، الفاظ کے بازی گر، مرعوبیت زدہ ذہن تعریف کا صندوق لیے مارے مارے پھرتے ہیں کہ کہیں سے عزت واحترام مل جائے مگر وہ نہیں جانتے کہ عزت وہی ہے جو اللہ کریم دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

پندرہ سال ہوئے امیر المجاہدین سے واقف ہوں۔ غیرتِ دینی اور فقرِ غیور میں وہ

اپنی مثال آپ تھے۔ مجھے سب سے زیادہ لگاؤ اُن کی ذات میں حکومتوں میں موجود کفر والحاد کے نمائندوں، قادیانیت کے طرف داروں اور گماشتوں کو للکارنے کے باعث تھا۔ ناموسِ رسالت کی پہرہ داری اور ختمِ نبوت کے تحفظ میں ان کا انداز اسلام کے جرنیلوں والا تھا۔ پارلیمنٹ میں ختم نبوت کے حلف نامے میں ترمیم پر جو فیض آباد دھرنا ہوا، میں نے زبان و قلم سے جہاں تک ممکن تھا اُن کی حمایت میں رہا، تحفظِ ناموسِ رسالت کی ریلیاں جب بھی نکالتے میں ایک خاموش اجنبی کے،اُن کے ساتھ شریک ہوتا، میں نے اِس دوران کبھی اُن کو دکھانے کے لیے کہ میں بھی شاملِ احتجاج ہوں، کبھی سامنے نہ آیا نہ کبھی وہاں ملاقات کی کوشش کی۔ ہاں بس! ایک بار ''ایوانِ اقبال'' لاہور میں ختم نبوت کانفرنس تھی، میں بھی حاضر تھا، اچانک علامہ رضوی تشریف لائے، ویل چیئر یک دم اندر کو آئی لوگوں کا ہجوم اُن کی طرف لپکا لمحہ بھر کو اُن کی نظر مجھ پر پڑی۔ ویل چیئر رکوادی میں نے آگے بڑھا مصافحہ کیا، مسکرائے، حال پوچھا اور چند لمحات کے لیے میرا ہاتھ تھامے رکھا۔

ہم بنیادی طور پر ''مُردہ پرست'' واقع ہوئے ہیں۔ زندگی میں ہم نے ''امیر المجاہدین'' کا ساتھ دیا ہوتا تو ''نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے نفاذ کا رستہ کوئی ''کالی بلا'' نہیں روک سکتی تھی۔ ہم چونکہ عقیدت کی چوسنی چوستے بڑے ہوئے ہیں، اس شخص کی طرح جسے کسی نے کہا کہ تمہاری بیوی بیوہ ہوگئی تو وہ افسردہ ہو گیا تھا۔ ہم عقیدت کے وہ دریائے فرات ہیں جہاں سے قافلۂ حُسینی کو ایک قطرہ پانی نہیں ملا۔

امیر المجاہدین کا ۱۹۸۸ء میں لکھا گیا مقالہ

برائے امتحان درجہ حدیث شریف تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

(۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء)

(موضوع)

فقیہ اسلام امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت مرجع العلماء

مقالہ نگار

خادم حسین متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

حرف اوّل

تنظیم المدارس کے زیر اہتمام درجہ حدیث شریف کے سالانہ امتحان ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء شرکاء امتحان کو مختلف عنوانات پر مقالہ لکھنے کے لئے تنظیم کی طرف سے اعلان جاری ہوا تو راقم کو استاذی المکرم حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب قادری ہزاروی دام فیضہ نے اعلیٰ حضرت بحیثیت مرجع العلماء کے عنوان پر لکھنے کے لئے ارشاد فرمایا چنانچہ میں نے اپنی بساط اور اساتذہ کرام کے مفید مشوروں کے مطابق اس میدان میں کچھ سعی کی ہے۔ تاہم ابھی اس پر بہت لکھا جا سکتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ناچیز کی اس سعی کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔

(احقر العباد خادم حسین رضویؔ)

تہدیہ

میں اپنے محسنوں اور سرپرستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی شفقتوں اور مہربانیوں کی بدولت میں اس قابل ہوا کہ کچھ لکھ سکوں۔

سب سے پہلے میں اپنے ادارہ کے رئیس الجامعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی دام فیضہ کا شکرگزار ہوں جن کی بے لوث سرپرستی مجھے حاصل رہی۔

نیز استاذی المکرم سرمایہ اہل سنت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالیٰ کا ممنون ہوں جنہوں نے تحقیقی کام کے لئے بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے میں میری بھرپور رہنمائی فرمائی۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل اساتذہ کرام اور دیگر احباب کا بے حد مشکور ہوں جن کی رہنمائی اور ہمت افزائی کے بغیر تحقیق کے دشوار گزار کام سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا تھا:
استاذی المکرم شیخ الحدیث مفتی عبداللطیف صاحب، استاذی المحترم حضرت مولانا محمد رشید نقشبندی صاحب، استاذی حضرت مولانا حافظ عبدالستار سعیدی صاحب، استاذی حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ بخاری عقیلؔ صاحب، استاذی حضرت مولانا محمد صدیق سعیدیؔ ہزاروی صاحب، مولانا عبدالمجید فدائی افغانی صاحب، مولانا شیخ فرید صاحب۔

متع اللّٰہ تعالیٰ الطلباء والمسلمین بطول حیاتھم۔

انتساب

ان اساتذہ کے نام جن سے میں نے اکتساب فیض کیا۔
اور ان علماء ربانیین کے نام جنہوں نے ہر دور میں کلمہ حق بلند کیا۔ اور ہر ظلم واستبداد کے سامنے سینہ سپر ہو کر یہ کہتے رہے:

ستم گر ادھر آ ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

فتوی رضویہ کی مطبوعہ حصص کا اجمالی خاکہ

۱۔ فتویٰ رضویہ کی مطبوعہ حصص میں پوچھے گئے کل استفتاء کی تعداد (۴۴۹۴)
۲۔ علماء ودانشور حضرات کے کل استفتاء کی تعداد (۱۰۶۱)

جلد اوّل

کل استفتاء کی تعداد	(۱۸۱)
علماء ودانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد	(۴۹)
غیر علماء کے استفتاء کی تعداد	(۱۳۲)

جلد دوم

کل استفتاء کی تعداد	(۲۵۶)
علماء ودانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد	(۷۳)
غیر علماء کے استفتاء کی تعداد	(۱۸۳)

جلد سوم

کل استفتاء کی تعداد	(۸۳۲)
علماء ودانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد	(۲۰۰)
غیر علماء کے استفتاء کی تعداد	(۶۳۲)

جلد چہارم

کل استفتاء کی تعداد	(۴۴۰)
علماء ودانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد	(۱۱۳)

غیر علماء کے استفتاء کی تعداد (۳۲۷)

جلد پنجم

کل استفتاء کی تعداد (۹۲۰)

علماء و دانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد (۱۶۲)

غیر علماء کے استفتاء کی تعداد (۷۴۸)

جلد ششم

کل استفتاء کی تعداد (۴۹۹)

علماء و دانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد (۱۰۳)

غیر علماء کے استفتاء کی تعداد (۳۹۶)

جلد ہفتم

کل استفتاء کی تعداد (۳۷۶)

علماء و دانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد (۸۰)

غیر علماء کے استفتاء کی تعداد (۲۹۶)

جلد دہم

کل استفتاء کی تعداد (۸۲۴)

علماء و دانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد (۲۵۱)

غیر علماء کے استفتاء کی تعداد (۵۷۳)

جلد یازدہم

کل استفتاء کی تعداد (۱۶۶)

علماء و دانشور حضرات کے استفتاء کی تعداد (۳۰)

غیر علماء کے استفتاء کی تعداد (۱۳۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللّٰہ فالق الحب والنوی صاحب المجد والعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علی محمد خیر الوری وعلی الہ واصحابہ الکرام البررۃ اہل التقی وازواجہ امہات المومنین وعلی علماء شریعتہ واولیاء طریقتہ وشہداء ملتہ لاسیما الامام الاعظم ابی حنیفہ (رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ) قدوۃ المجتہدین والغوث الاعظم السید عبدالقادر محی الملۃ والدین والمجدد الاعظم اعلی الحضرۃ احمد رضا شیخ الاسلام والمسلمین رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہما۔

اما بعد: زیرنظر مقالے میں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر تعارف پیش کرنے کے بعد ان علماء کرام کا حروف تہجی کے لحاظ سے ذکر کیا گیا۔ جنہوں نے مختلف مسائل میں اعلیٰ حضرت سے رجوع کیا۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش

یکم شوال ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء، ۱۱ جیٹھ ۱۹۱۳ء بروز ہفتہ ظہر کے وقت رہیل کھنڈ کے مشہور شہر بریلی شریف کے محلہ جسولی میں اپنے وقت کے جیداور بلند پایہ عالم دین حضرت مولانا نقی علی خان کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ آگے جا کر مجدد دین وملت بن کرابھرااوراعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اورامام اہل سنت کے لقب سے ملقب ہوا۔

تعلیم وتربیت:

آپ نے چارسال کی عمر میں قرآن مجید کا ناظرہ ختم کیااورابتدائی تعلیم حاصل کی۔

آپ کی علمی، دینی اورملی کارنامے:

اعلیٰ حضرت کا وجود تعارف کی دنیامیں کسی وجود کا محتاج نہیں۔لیکن آپ کے فکرونظر کے فیضان سے ملت اسلامیہ کے تحفظ وبقاپر جواثرات مرتب ہوئے ہیں۔ان کا تعارف کما حقہ ابھی تک نہیں ہوسکا۔

اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت کودین وملت کی بہت بڑی خدمت انجام دینے کے لئے پیدا کیا تھا تو اسی سے فطانت وذکاوت،اعلیٰ درجے کا قوت حافظہ امانت ودیانت،صداقت وشرافت،حق گوئی وبے باکی اورملت اسلامیہ کی سربلندی کی دھن وغیرہ کی تمام صفات آپ میں بچپن ہی سے کمال درجے کی پائی جاتی تھیں اس لئے آپ نے اپنی حیات مستعار کوملت اسلامیہ کی سربلندی کے لئے وقف رکھا اوروقت کے ہر باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کر کے دین اسلام کے وقار پرآنچ نہ آنے دی۔آپ نے ملت اسلامیہ کی ترقی کے لئے مایۂ نازعلماءکرام تیار کرنے کے ساتھ ساتھ اشاعتِ دین اورعلوم دین کے اس مبارک مشن درس وتدریس اورتصنیف وتالیف کے ذریعہ جو کام کیا ہے۔وہ اپنی مثال آپ ہے اعلیٰ حضرت نے اپنی زندگی کی مصروفیت کا ذکرخود یوں فرمایا ہے:

فقیر کے یہاں علاوہ رودھابیہ خزلھم اللّٰہ تعالیٰ ودیگر مشاغل کثیرہ کے علاوہ ایک وقت میں پانچ پانچ سو استفتاء جمع ہوجاتے ہیں۔(ف ا)

اعلیٰ حضرت کا یہ ارشاد صرف کہنے کی حد تک نہیں بلکہ یہ حقیقت واقعی ہے جس کی حقیقت احقر پرفتاویٰ رضویہ کی موجودہ حصص کا مطالعہ کرنے سے منکشف ہوئی۔

کہ آپ سے فتویٰ طلب کرنے والوں میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ایک جم غفیر کے اسماء میری نظر سے گزرے۔

فتاویٰ رضویہ پر احقر کی طائرانہ نظر کے مطابق مستفتین حضرات میں سے صرف علماء کی تعداد ایک ہزار اکسٹھ (۱۰۶۱) ہے ان کے علاوہ دیگر حضرات کی تعداد تین ہزار چونتیس (۳۰۳۴) ہے۔

تصنیفات

اعلیٰ حضرت علم و دانش کے کوہ ہمالیہ تھے۔تقریباً پچاس (۵۰) علوم وفنون پر ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زائد کتب مجتہدانہ انداز میں تحریر فرما کر ملت اسلامیہ کے لئے عظیم سرمایہ چھوڑا ہے۔

آپ کا علمی سرمایہ بے مثال ہے لیکن فتاویٰ رضویہ بارہ مجلدات پر مشتمل علوم وفنون کا مستقل انسائیکلو پیڈیا ہے آپ میں چونکہ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثال اور یہی سچا عشق آپ کے فکر سلیم کا نگہبان ورہنما ثابت ہوا۔

اور دوسرا عظیم علمی شاہکار ترجمہ کلام مقدس (کنزالایمان) اپنی مثال آپ ہے۔

وصال مبارک:

دنیائے اسلام کی عظیم شخصیت نے فریضہ تجدید احیاء دین کی تکمیل کے بعد ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء بوقت جمعۃ المبارک تین بج کر اڑتیس منٹ پر جان عزیز جان آفرین کے سپرد کردی۔

انا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن،

	اسماء			حوالہ
۱	ابوالحسن	مولانا	ضلع ارکان	ج ۴ ص ۲۰۴
۲	اشرف علی	مولانا	بریلی	ج ۴ ص ۴۱۲ ج ۱۰ ص ۱۲۰
۳	ایوب علی سید	مولانا	بریلی	ج ۴ ص ۱۱۴
۴	امیراللہ حافظ مدرس	مولانا	بریلی	ج ۳ ص ۱۰۲، ۱۸۵، ۶۵۳، ۶۷۰
				ج ۴ ص ۴۷۸، ۴۸۵
				ج ۵ ص ۱۶۹ ج ۱۰ ص ۱۳۸، ۲۳۰
۵	احسان علی	مولانا	بریلی	ج ۳ ص ۲۲، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۵
				ج ۳ ص ۳۵۵، ۴۱۶، ۶۴۵
				ج ۵ ص ۲۹۹
				ج ۱۰ ص ۲۸۱
۶	امام الدین	مولانا	بریلی	ج ۴ ص ۶۷۴
۷	اظہرالدین بنگالی	مولانا	سہارن پور	ج ۴ ص ۴۹۳
۸	انوارالدین	مولانا	ضلع سہلسٹ	ج ۴ ص ۱۰۸، ۱۶۳، ۲۰۴
۹	امیر یار	مولانا	سہارن پور	ج ۴ ص ۱۱۰
۱۰	اسماعیل میاں حاجی	مولانا	جنوبی افریقہ	ج ۲ ص ۴، ۱۶، ۱۱۷، ج ۵ ص ۱۰۳
				ج ۲ ص ۱۲۵، ۱۳۷ فتاویٰ افریقہ مکمل
۱۱	انوارالحق	مولانا	ضلع لاہور	ج ۳ ص ۲۲۶ ج ۵ ص ۷۵، ۷۹۵

۱۲	احمدالدین	مولانا	بیگم شاہی مسجد لاہور	ج ۴ ص ۱۲۴ ج ۵ ص ۲۸۲
				ج ۷ ص ۹۲
				ج ۱۰ ص ۳۱۲
۱۳	اکرم علی سید عرف مطلوب شاہ	مولانا	حیدرآباد دکن	ج ۴ ص ۲۷۵
۱۴	ابوالحسین احمد نوری سید	مولانا	(بدایوں) مارہرہ	ج ۳ ص ۱۷۴ ج ۴ ص ۵۳۰
				ج ۱۱ ص ۹۳
۱۵	امداد علی مدرس	مولانا	ضلع علی گڑھ	ج ۴ ص ۷۲۲، ۷۲۷
۱۶	انعام الحق	مولانا	بریلی	ج ۴ ص ۳۳۵
۱۷	احمد بخش	مولانا	ڈیرہ غازی خان	ج ۳ ص ۶۳۹ ج ۵ ص ۷۸۶
۱۸	احمد حسین	مولانا	ضلع رہتک	ج ۳ ص ۷۲۳
۱۹	امیر اللہ مدرس	مولانا	ضلع ایٹہ	ج ۴ ص ۴۷۸، ۴۸۵ ج ۱۰
				ص ۱۷۹
۲۰	امام علی شاہ	مولانا	پاک پتن ساہیوال	ج ۳ ص ۴۱۹
۲۱	اولاد علی سید	مولانا	مرادآباد	ج ۴ ص ۸۳
۲۲	امجد علی اعظمی صدر الشریعہ	مولانا	مرادآباد	ج ۳ ص ۴۸۷
	مصنف بہار شریعت			ملفوظات ص ۲۲، ۲۳، ۳۷
۲۳	احمد مختار قادری	مولانا	شہر بانڈے	ج ۲ ص ۴۸۳ ج ۵ ص ۱۹۷
۲۴	اللہ یار	مولانا	نماڑ	ج ۱ ص ۵۸۱، ۵۷۹
				ج ۲ ص ۱۲۸، ۱۸۲
				ج ۳ ص ۶۵۷، ۶۸۴
۲۵	احسان حسن	مولانا	بریلی	ج ۵ ص ۴۲
				ج ۷ ص ۲۵۱، ۲۶۲
۲۶	امداد حسین	مولانا	رامپور	ج ۳ ص ۱۶۸
۲۷	احمد بخش	مولانا	شہر تکیہ	ج ۳ ص ۳۷۳
۲۸	احمد مختار صدیقی	مولانا	ملک برہما	ج ۶ ص ۳۵

۲۹	اخترحسین	مولانا	بریلی	ج۶ص۱۷۴ج۷ص۹۳
				ج۵ص۷۸۲ج۱۱ص۹۰
۳۰	آدم شاہ	مولانا	کولھاپور	ج۶ص۷۷
۳۱	احمد صدیقی	مولانا	کراچی بندرگاہ	ج۶ص۱۱۴
۳۲	امیر حسین	مولانا	ضلع پٹنہ	ج۶ص۳۴۲
۳۳	احمد حسین	مولانا	کانپور	ج۱۰ص۷۷
۳۴	امیر حسین	مولانا	بلندشہر	ج۳ص۴۷۱ج۶ص۲۹۱
				ج۱۰ص۲۰۳
۳۵	احمد علی	مولانا	کانپور	ج۱۰ص۱۵۴
۳۶	احسان علی مدرس	مولانا	علی گڑھ	ج۱۱ص۳۷،۴۷۵
۳۷	احمد حسین	مولانا	رام پور	ج۱۱ص۲۹۱
۳۸	امجد علی خان صاحبزادہ	مولانا	رامپور	ج۷ص۳۸۴
۳۹	احمد علی سید	مولانا	اودے پور	ج۶ص۳۳۵
۴۰	اکرام الدین شیخ	مولانا	لکھنؤ	ج۷ص۴۱
۴۱	ابراہیم شیخ مدرس	مولانا	ملک آباد گجرات	ج۱ص۳۱۸
۴۲	احمد خان وکیل	مولانا	اودے پور	ج۱۱ص۳۱۲
۴۳	اسماعیل حسن میاں سید	مولانا	ضلع ایٹہ (مارہرہ)	ج۱۰ص۶،۸۷
۴۴	احمد علی سید مدنی	مولانا	بمبئی	ج۶ص۴۳۸
۴۵	احمد مختار وکیل	مولانا	اوجین حویلی میرٹھ	ج۵ص۲۳۸
۴۶	احمد میاں سیدزادہ	مولانا	رامپور	ج۱۱ص۳۶
۴۷	ابوسعید	مولانا	کانپور	ج۱۱ص۲۹۵
۴۸	امیر عالم حسن عرف نوشتہ میاں	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۱۴۵
۴۹	ابراہیم مدرس	مولانا	الٰہ آباد	ج۱۰ص۲۶۲
۵۰	آفتاب الدین	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۲۸۲
۵۱	احمد مختار	مولانا	میرٹھ	ج۱۰ص۳۱۲

نمبر	نام	لقب	مقام	حوالہ
۵۲	الطاف الرحمن	مولانا	مرادآباد	صلوۃ
۵۳	احمد اللہ	مولانا	کانپور	ردالقحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء
۵۴	ارشد علی	مولانا	رامپور	ج ۷ ص ۲۹۱
۵۵	ابراہیم گیلانی سید قادرے بغدادے	مولانا	کراچی	ج ۱۰ ص ۲۰۴
۵۶	ابراہیم	مولانا	بنارس	ج ۱۰ ص ۲۶۰، ۳۰۸
۵۷	امیر الدین	مولانا	گنج گیا	ج ۵ ص ۲۴۷
۵۸	امیر الدین	مولانا	جوناگڑھ	ج ۲ ص ۱۷۲
۵۹	باسط احمد سید	مولانا	لکھنؤ	ج ۴ ص ۴۹۴
۶۰	بدر الدین	مولانا	بنارس	ج ۱۱ ص ۳۱
۶۱	بدیع الزمان	مولانا	بریلی شریف	ج ۳ ص ۵۹۴
۶۲	برکات احمد وکیل	مولانا	بریلی شریف	ج ۵ ص ۳۲۰
۶۳	بشیر احمد مدرس علی گڑھی	مولانا	بریلی	ج ۳ ص ۱۳ ج ۵ ص ۱۶۷
۶۴	بشیر الدین وکیل	مولانا	بریلی	ج ۴ ص ۶۱۳
۶۵	بندہ علی	مولانا	بریلی	ج ۱۰ ص ۳۲، ۲۹۶
۶۶	تلن خان قاضی مدرس عرف میزان اللہ شاہ	مولانا	شہر کہنہ	ج ۶ ص ۳۴۰
۶۷	تمیز الدین	مولانا	نصیرآباد	ج ۷ ص ۱۹۹
۶۸	تاج الدین	مولانا	گوجرخان ضلع راولپنڈی	ج ۶ ص ۱۴۰
۶۹	جمال الدین	مولانا	ضلع چاٹگام	ج ۴ ص ۴۷۴
۷۰	جمیل الدین رضوی	مولانا	چیت پور کاٹھیاواڑ	ج ص ۵۵۲
۷۱	جمیل الدین احمد	مولانا	مرادآباد	ج ۴ ص ۵۳
۷۲	حاکم علی پروفیسر بی۔اے	مولانا	موتی بازار لاہور	ج ۱۰ ص ۲۷۹
۷۳	حامد بخش	مولانا	بدایوں	ج ۷ ص ۲۴۸، ۹۶
۷۴	حامد حسن سید	مولانا	مارہرہ مطہرہ شریف	ج ۴ ص ۶۶۴

۷۵ حامد علی	مولانا	الٰہ آباد	ج۱۰ص۲۰۷
۷۶ حامد علی	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۲۱۱
۷۷ حبیب اللہ سید دمشقی	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۱
۷۸ حبیب اللہ بیگ	مولانا	ریاست رامپور	ج۵ص۱۰۱ج۳ص۶۲۹
۷۹ حسین بخش رضوی	مولانا	ریاست رامپور	ج۱ص۵۵۹
۸۰ حسین رضا خان	مولانا	ریاست ٹونک	ج۷ص۲۹۵
۸۱ حشمت علی	مولانا	شہر گڈھیا	ج۳ص۳۷ج۶ص۵۰۶
۸۲ حضور احمد	مولانا	بریلی	ج۳ص۱۱۴
۸۳ حفیظ الدین مدرس	مولانا	ضلع رہتک	ج۴ص۳۲
۸۴ حفیظ الرشید	مولانا	مراد آباد	ج۷ص۲۷۷
۸۵ حمد اللہ قادری	مولانا	ضلع پشاور	ج۷ص۵۴۳ج۱۰ص ۳۰۷
۸۶ حمید الرحمن	مولانا	ضلع نواکھائی	ج۱۰ص۳۱۰
۸۷ حمید اللہ پیر المعروف نعمانی ملا	مولانا	گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی	ج۳ص۶۶
۸۸ حسن حیدر میاں	مولانا	مارہرہ مطہر	ج۴ص۴۸۶
۸۹ حسن بخش رضوی	مولانا	خیرآباد	ج۱ص۵۵۹
۹۰ خدابخش	مولانا	ضلع کھیری	ج۳ص۲۴۰
۹۱ خدا یار خان	مولانا	شہر کہنہ	ج۷ص۳۵
۹۲ خلیل الرحمن	مولانا	بنارس	ج۱۰ص۷۷، ۱۴۴، ۲۶۹، ۵۳۰
۹۳ خلیل اللہ	مولانا	ریاست کوچ بہار ملک بنگالہ	ج۱۰ص۱۸۰
۹۴ خلیل اللہ مدرس	مولانا	پشاوری	ج۱۰ص۱۴۰
۹۵ خورشید سید	مولانا	پشاوری	ج۱ص۵۷۹
۹۶ خلیل اللہ	مولانا	کوہ الموڑہ	ج۴ص۶۴۸، ۶۴۹
۹۷ خلیل اللہ حکیم	مولانا	گورکھپور گھوسی پور	ج۴ص۶۷۳ج۵ص۲۵۱

۹۸	رضی الدین	مولانا	ضلع گیا	ج۳ص۷۰۱
۹۹	رحیم اللہ	مولانا	بریلی	ج۳ص۲۲۹،۸۷
۱۰۰	رحمۃ اللہ	مولانا	شہر کہنہ	ج۵ص۱۵۴ج۱۰ص۹۲
۱۰۱	رمضان علی بنگالی	مولانا	بریلی	ج۳ص۶۴۷ج۶ص۴۸۴
				ج۱۰ص۲۵۴
۱۰۲	رحیم بخش	مولانا	میرٹھ	ج۶ص۱۵۰
۱۰۳	راحت اللہ	مولانا	بلندشہر	ج۳ص۱۳۳، ۶۰۲ج۵ص
				۸۳۴
				ج۶ص۷۸
۱۰۴	ریاست علی خان	مولانا	شاہجہانپور	ج۵ص۶۷۴ج۱۰ص۲۲۱
				ج۱۰ص۲۳۲
				ج۷ص۲۲۳
۱۰۵	رحیم بخش بنگالی	مولانا	بریلی	ج۳ص۵۹۸،۸۰۸ج۱۰
				ص۲۵۴
				ج۱۱ص۲۲۰
۱۰۶	رجب الدین	مولانا	بریلی	ج۴ص۹۹
۱۰۷	رحیم بخش	مولانا	آرہ شاہ آباد	ج۳ص۷۹۹ج۴ص۸۶
۱۰۸	ریاست حسین	مولانا	رامپور	ج۳ص۶۸۸،۸۰۲ج۵
				ص۴۴۴،۶۱۹
۱۰۹	رسول بخش	مولانا	گورکھپور	ج۱۰ص۴۵
۱۱۰	رحیم بخش	مولانا	شیرکوٹ	ج۵ص۴۸۹
۱۱۱	سلامت اللہ شاہ	مولانا	رامپور	ج۳ص۴۳۹ج۷ص۵۹۸
۱۱۲	سکندر علی بنگالی	مولانا	خیرآباد	ج۵ص۱۸۶
۱۱۳	سراج الحق شاہ	مولانا	دہلی	ج۳ص۵۲۰
۱۱۴	سلیم اللہ	مولانا	لاہور	ج۲ص۱۱۵

نمبر	نام	لقب	مقام	حوالہ
۱۱۵	سید احمد	مولانا	کاٹھیاوار	ج۲ص ۱۳۷
۱۱۶	سلطان احمد نواب	مولانا	بریلی	ج۱ص۳۱۶ ج۲ص۱۸، ۳۱
				ج۳ص ۴۵۳، ۶۵۴، ۹۸،
				۸۶، ۳۲۲
				ج۳ص ۷۲۳، ج۴ص ۱۸،
				۶۶۳
				ج۵ص ۱۰۰، ۳۱۷ ج۱۱ص
				۱۱۷
۱۱۷	سعید الحسن	مولانا	کانپور	ج۵ص ۵۱۹
۱۱۸	سیف اللہ	مولانا	کاٹھیاوار	ج۴ص ۴۷۵
۱۱۹	سراج الحق جج	مولانا	بہاولپور	ج۷ص ۳۰۳
۱۲۰	سعید احمد لکھنوی	مولانا	علی گڑھ	ج۱۰ص ۱۶۵
۱۲۱	سعید الرحمن	مولانا	ضلع میمن سنگھ	ج۱۰ص ۳۰۶
۱۲۲	سراج احمد مفتی سراج الفقہاء	مولانا	خان پور	تجلیۃ السلم فی مسائل نصف من
				العلم ص ۵۰
				انوار رضا ص ۸۱
۱۲۳	سید حسین	مولانا	گونڈہ	ج۴ص ۴۶۲
۱۲۴	سلیمان	مولانا	اکبرآباد	ج۶ص ۵۰۵
۱۲۵	سرور شاہ ابو النصر	مولانا	ضلع سکھر چونڈی شریف	ج۵ص ۳۷۷
۱۲۶	سید حسین نائب قاضی	مولانا	بمبئی	ج۵ص ۶۱۷
۱۲۷	سید احمد	مولانا	مرادآباد	ج۲ص ۳۵۳
۱۲۸	سلیمان مدرس	مولانا	کانپور	ج۱۰ص ۱۸۷
۱۲۹	سید دیدار علی الوری	مولانا	اکبرآباد	ج۶ص ۱۲۶
۱۳۰	شجاعت علی	مولانا	شہر کہنہ	ج۳ص ۴۷۷ ج۴ص ۵۴۱
۱۳۱	شریف الرحمن	مولانا	ضلع مظفر پور	ج۵ص ۲۹۸

۱۳۲	شفاعت رسول	مولانا	رامپور	ج ۵ ص ۵۸
۱۳۳	شفاعت اللہ	مولانا	ملوک پور	ج ۴ ص ۱۲۹ ج ۴ ص ۴۰۶
۱۳۴	شفیع احمد	مولانا	بریلی	ج ۱۰ ص ۱۵۴
۱۳۵	شمس الدین	مولانا	بریلی	ج ۱۰ ص ۳۷۹
۱۳۶	شفیع الدین	مولانا	کانپوری	ج ۳ ص ۳۲۴
۱۳۷	شمس الدین	مولانا	نصیرآباد ضلع اجمیر شریف	ج ۷ ص ۵۲۳
۱۳۸	شمس الدین	مولانا	ضلع پیلی بھیت	ج ۱۰ ص ۲۷۸
۱۳۹	شیر علی	مولانا	ضلع دربھنگر	ج ۵ ص ۱۱۴
۱۴۰	شیر محمد	مولانا	میرٹھ	ج ۶ ص ۱۵۱
۱۴۱	شیر محمد	مولانا	کوٹ نجیب اللہ ہری پور ہزارہ	ج ۱ ص ۵۶۴ ج ۲ ص ۳۴۲ ج ۳ ص ۴۶۰ ج ۳ ص ۶۲۶ ج ۳ ص ۱۵۸ ج ۴ ص ۳۰، ۳۳ ج ۴ ص ۱۸۰، ۳۷۷، ۴۷۴ ج ۵ ص ۴۸۴ ج ۱۱ ص ۲۸۴، ۲۷۷، ۴۷۴
۱۴۲	شمس المہدی	مولانا	کوٹ نجیب اللہ ہری پور ہزارہ	ج ۳ ص ۳۷۴
۱۴۳	صابر علی	مولانا	لکھنؤ	ج ۶ ص ۴۲۸
۱۴۴	صالح محمد خان مدرس	مولانا	ضلع بلند شہر	ج ۱۰ ص ۱۳۶
۱۴۵	صدر الدین	مولانا	ضلع پشاور	ج ۶ ص ۴۱۴
۱۴۶	ضیاء الدین	مولانا	لکھنؤ	ج ۲ ص ۲۷
۱۴۷	ضیاء الدین	مولانا	پٹنہ	ج ۲ ص ۱۲۹ ج ۳ ص ۷۴
۱۴۸	ضیاء الدین	مولانا	پرتگال	ج ۲ ص ۲۷۳ ج ۳ ص ۴۸۹، ۸۱۰

				ج۴ص۱۶۵
۱۴۹	ضیاءالدین	مولانا	ضلع شاہ جہان پور	ج۶ص۱۰۲
۱۵۰	ضیاءالاسلام	مولانا	آگرہ	ج۵ص۶۲۷
۱۵۱	ظفرالدین بہاری ملک العلماء	مولانا		ج۱۰ص۶معین مبین بہرو درشمس وسکون وزمین
۱۵۲	ظفرالدین مدرس	مولانا	شہرام مدرسہ عربیہ	ج۴ص۵۶۴ج۲ص۳۰۶
۱۵۳	ظفرالدین مدرس	مولانا	ضلع شاہ آباد	ج۱۰ص۷۳،۴۱
۱۵۴	ظفرالدین مدرس	مولانا	پانکی ڈاکخانہ سند	ج۱۰ص۱۳۰
۱۵۵	ظہوراحمد سید	مولانا	بیٹھوشریف ضلع گیا	ج۵ص۴۷،۴۸،۴۹
۱۵۶	ظہورالحسن	مولانا	رامپور	ج۷ص۲۹۱
۱۵۷	ظہورحسین	مولانا	بریلی	ج۶ص۳۳۷
۱۵۸	ظہوراللہ	مولانا	ریاست ٹونک	ج۷ص۳۵۴
۱۵۹	ظہیرالدین	مولانا	مظفرپوری	ج۱۰ص۲۴۰
۱۶۰	ظہورالحسین حسنی	مولانا	بنگالہ	ج۱۰ص۱۸۵
۱۶۱	عبدالعزیز مدرس	مولانا	گوندہ ملک	ج۳ص۵۷،۳۸۳ج۱۰ ص۲۴۱ ج۱۰ص۲۵۴،ج۳ص ۳۸۳
۱۶۲	عبدالحمید	مولانا	گوندہ ملک	ج۱ص۵۵۴
۱۶۳	عبداللطیف قاضی	مولانا	بمبئی	ج۶ص۳۵۶
۱۶۴	عبدالقادر مفتی صدرالصدور	مولانا	رامپور	ج۶ص۲۹۳ج۷ص۵۵۹ ج۱۱ص۳۱۹
۱۶۵	عبدالعلی	مولانا	ضلع نواکھائی	ج۶ص۳۹۶
۱۶۶	عبیداللہ	مولانا	کانپور	ج۶ص۳۹۷
۱۶۷	عبدالمطلب	مولانا	کاٹھیاواڑ	ج۴ص۸۲ج۶ص۴۳۱

۱۶۸ عبدالحمید	مولانا	مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ	ج ٦ ص ۴۹٦
۱۶۹ عبدالعزیز خان قادری	مولانا	ملک برہما	ج ٦ ص ۱۵۴
۱۷۰ عبدالرحیم مدرس	مولانا	ریاست بہاولپور	ج ٦ ص ۱۵۸، ۱۷۱
۱۷۱ علی رضا خان	مولانا	بغداد شریف	ج ٦ ص ۱۸۳
۱۷۲ عبدالرحمن قادری (قاری)	مولانا	گولڑہ شریف راولپنڈی	ج ۷ ص ۴۸۹ ج ۱۰ ص ۳۲
۱۷۳ عبدالعزیز	مولانا	ضلع اورنگ	ج ۷ ص ۲۸
۱۷۴ عبدالحمید	مولانا	بنارس	ج ۵ ص ۱۵۵ ج ۱۰ ص ۱۴۷
			ج ۱۱ ص ۲ ج ۲ ص ۴۴ ج ۴
			ص ٦۲۵
			ج ٦ ص ۳۲
۱۷۵ عبدالرزاق	مولانا	مدراس	ج ۳ ص ۲۳۰ ج ۵ ص ۲۹،
			۲۰۷
			ج ۵ ص ....، ۵۷۱
۱۷٦ عبدالحکیم	مولانا	ضلع سلہٹ	ج ۵ ص ۴۰۲، ۵٦۳
۱۷۷ عبدالوحید قاضی	مولانا	عظیم آباد پٹنہ	ج ۳ ص ٦۱۸ ج ۴ ص ٦۰۲
			مجموعہ رسائل ص ۱۲۰
			ج ۵ ص ۲۴۰ ج ۱۱ ص ۱٦۷
			ج ۵ ص ۱۴۵
۱۷۸ عابد حسین	مولانا	لکھنؤ	ج ۵ ص ۴۷۷
۱۷۹ عزیز الحسن	مولانا	ضلع ٹاوہ	ج ص ۸۲ ج ٦ ص ۳۳۳
۱۸۰ عبدالقادر	مولانا	سرہند شریف	ج ص ۱۹۳
۱۸۱ عبداللہ ٹونکی	مولانا	لاہور	ج ۵ ص ۲۳۳ ج ۷ ص ۴۱۹
۱۸۲ عبدالغنی	مولانا	ضلع سلہٹ	ج ۳ ص ۲۲۵ ج ۵ ص ۱۵۵
			ج ۵ ص ۵۵۸، ۵۵۹، ٦۴۳
۱۸۳ عبدالغفور	مولانا	الہ آباد	ج ۵ ص ۲۹۱

[نمبر و نام]	[لقب]	[مقام]	[حوالہ]
۱۸۴ عبدالرسول	مولانا	بدایوں	ج ۵ ص ۲۹۷
۱۸۵ عبدالمقتدر	مولانا	بدایوں	ج ۲ ص ۳۶۴
۱۸۶ عبدالحمید	مولانا	بدایوں	ج ۳ ص ۸
۱۸۷ عبدالمغنی	مولانا	ضلع بدراسپور	ج ۲ ص ۳۷۹
۱۸۸ عبدالرحمن وکیل	مولانا	میڑ جودہ پور	ج ۳ ص ۶۰۹
۱۸۹ عبدالرحمن مدرس	مولانا	مرادآباد	ج ۳ ص ۲۶۳ ج ۱۰ ص ۲۶۵، ۳۱۳
۱۹۰ عبدالغنی	مولانا	مرادآباد	ج ۵ ص ۳۳۲
۱۹۱ عبدالحفیظ مدرس	مولانا	بریلی شریف	ج ۳ ص ۲۰۹ ج ۱۰ ص ۲۷۴
۱۹۲ عبدالعلی	مولانا	فیض آباد	ج ۳ ص ۲۷۹، ۵۹۴،...... ج ۱۰ ص ۱۶۸
۱۹۳ عبداللہ مدرس	مولانا	فیض آباد	ج ۳ ص ۲۰۹، ۲۷۴
۱۹۴ عبداللہ بہاری مدرس	مولانا	بریلی شریف	ج ۲ ص ۱۲، ۶۶، ۷۲، ۱۴۳، ۳۷۴ ج ۲ ص ۳۱۶، ۶۲۲، ۶۴۷ ج ۳ ص ۴۸۸، ۴۸۸ ج ۵ ص ۱۹۵ ج ۱۰ ص ۲۷۹
۱۹۵ عبدالعزیز	مولانا	بریلی شریف	ج ۶ ص ۳۷۹
۱۹۶ عبدالرشید مدرس	مولانا	بریلی شریف	ج ۳ ص ۳۹۴ ج ۵ ص ۶۴۵ ج ۲ ص ۲۰۵
۱۹۷ عبیداللہ	مولانا	بریلی شریف	ج ۱۰ ص ۲۵۴
۱۹۸ عبدالمنان	مولانا	دہلی	ج ۳ ص ۲۴۱
۱۹۹ عبدالمنان	مولانا	بنگالہ	ج ۱۰ ص ۷۰
۲۰۰ عبدالقادر مدرس	مولانا	بمبئی	ج ۱۰ ص ۲۹

۲۰۱	عزیزالحسن	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۱۲۶
۲۰۲	عبدالمجید خان حنفی	مولانا	بلندشہر	ج۱۰ص۱۳۷
۲۰۳	عبدالقوی بنگالی	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۱۸۸
۲۰۴	عبدالرحیم بیگ	مولانا	کراچی	ج۱۰ص۱۴۴
۲۰۵	عبدالرحمن مدرس	مولانا	گودھرہ	ج۱۰ص۱۷۵
۲۰۶	عبدالعلیم صدیقی قادری میرٹھی	مولانا	بمبئی	ج۱۰ص۱۹۶ ملفوظات شریف ص۱۰
۲۰۷	عطاء حسین	مولانا	گوالیار	ج۱۰ص۱۹۶
۲۰۸	عین الیقین	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۲۷۸
۲۰۹	عابد علی	مولانا	ضلع سلطان پور	ج۱۰ص۳۲۰
۲۱۰	عبداللہ قادری	مولانا	ضلع سکھر	ج۱۰ص۳۱۵
۲۱۱	عبدالرشید	مولانا	دہلی	ج۴ص۱۱۶ ج۱۰ص۲۶۶
۲۱۲	عبدالواحد متھراوی	مولانا	شہر کہنہ	ج۵ص۱۷۷
۲۱۳	عبدالرحیم	مولانا	بریلی شریف	ج۷ص۳۹۰
۲۱۴	عبدالباری	مولانا	ضلع نواکھائی	ج۱۰ص۲۱۱
۲۱۵	عبدالحمید	مولانا	ضلع کمرلہ	ج۱۰ص۱۹۱
۲۱۶	عبدالجبار رسید	مولانا	ضلع کمرلہ	ج۱۱ص۳۰۰
۲۱۷	عبداللطیف	مولانا	ضلع رنگ پور	ج۱۰ص۲۱۱ رسائل الرضویہ ۲۲۴
۲۱۸	عبدالرحیم خان	مولانا	ریاست دیوان	ج۱۰ص۱۴۳
۲۱۹	عبدالسلام	مولانا	جبل پور	ج۳ص۴۲۸
۲۲۰	عظیم الدین مدرس	مولانا	خیرآباد	ج۳ص۱۱ ج۷ص۴، ۱۱۲
۲۲۱	عبدالغنی بنگالی	مولانا	بریلی	ج۴ص۶۳ ج۱۱ص۲۷۲
۲۲۲	....	مولانا	....	....
۲۲۳	عبداللطیف	مولانا	سہسوان	ج۱۰ص۷۲

۲۲۴ علی بن زید سید	مولانا	ضلع سورت	ج ۶ ص ۳۳۸، ۳۷۰
۲۲۵ عبدالسمیع	مولانا	میرٹھ	ج ۱۰ ص ۱۶۴۰ ج ۱۱ ص ۱۱۷
۲۲۶ عظیم اللہ	مولانا	شیر گڑھ	ج ۱۰ ص ۱۰۰
۲۲۷ عبدالاول سید	مولانا	کاٹھیاواڑ	ج ۱۰ ص ۲۷۷
۲۲۸ عبدالعزیز میاں مدرس	مولانا	ضلع سہارن	ج ۱۰ ص ۳۰۴
۲۲۹ عبدالشکور	مولانا	ملیسا	ج ۵ ص ۲۷۲
۲۳۰ عبدالرب	مولانا	رانچھی	ج ۵ ص ۶۵۱
۲۳۱ عبدالجلیل	مولانا	بریلی	ج ۵ ص ۱۷۵
۲۳۲ عنایت حسین وکیل	مولانا	ضلع بردوائی	ج ۵ ص ۷۱۱۷
۲۳۳ عبدالنبی قادری	مولانا	ضلع بردوائی	ج ۴ ص ۵۸۷
۲۳۴ عبدالرحیم	مولانا	ضلع علی گڑھ	ج ۴ ص ۱۱۷
۲۳۵ عبدالحمید	مولانا	ضلع سلہٹ	ج ۴ ص ۵۵
۲۳۶ عبدالحمید قاضی	مولانا	ککڑی	ج ۴ ص ۶۰
۲۳۷ عبداللہ	مولانا	علی گڑھ	ج ۵ ص ۷۱۷
۲۳۸ عبداللہ	مولانا	گورکھ پور	ج ۴ ص ۶۷۳
۲۳۹ عبداللہ	مولانا	بہار شریف	ج ۴ ص ۴۵۳
۲۴۰ عزیز الحسن مفتی	مولانا	بستی	مجموعہ رسائل حصہ دوم ص ۲۳
۲۴۱ علی حبیب علوی	مولانا	ضلع ٹاوہ	ج ۵ ص ۳۱۵
۲۴۲ عبدالکریم	مولانا	احمد آباد گجرات	ج ۵ ص ۱۲۶
۲۴۳ عبدالرحیم	مولانا	احمد باد گجرات	ج ۳ ص ۱۳۱۷ ج ۴ ص ۱۲۶، ۱۸۱
			ج ۵ ص ۶۵۵، ۷۸۶
			ج ۶ ص ۲۷۴ ج ۱۰ ص ۴۶، ۲۸۲

			تجلیۃ السلم فی مسائل من نصف العلم ص ۲۱
۲۴۴ عبدالرحمن	مولانا	احمد آباد گجرات	ج ۶ ص ۱۹۵
۲۴۵ عزیز الرحمن	مولانا	کلکتہ	ج ۵ ص ۴۳۰
۲۴۶ عبدالعزیز	مولانا	کلکتہ	ج ۵ ص ۶۰۷
			تجلیۃ السلم فی مسائل من نصف العلم ص ۳۲
۲۴۷ عبدالمطلب	مولانا	کلکتہ	ج ۳ ص ۸۳۸
۲۴۸ عبیداللہ	مولانا	الہ آباد	ج ۵ ص ۱۱۹
۲۴۹ عبدالغفور	مولانا	آرہ	ج ۵ ص ۵۲۶
۲۵۰ عبدالمجید شنوپوری	مولانا	ریاست رامپور	ج ۵ ص ۵۷۳، ۵۹۰ ج ۱۰ ص ۱۱۹، ۳۸۳
۲۵۱ عبدالرؤف	مولانا	ریاست رامپور	ج ۳ ص ۶۸۹
۲۵۲ علیم الدین	مولانا	ریاست رامپور	ج ۲ ص ۴۴۳ ج ۵ ص ۱۸
۲۵۳ عبدالحق	مولانا	کلکتہ	ج ۴ ص ۱۲۶، ۱۱۸، ۱۱۹
۲۵۴ عباس علی میاں	مولانا	پھڑوچ	ج ۲ ص ۳۵۳، ج ۴ ص ۱۸۰ ج ۶ ص ۱۴۶
۲۵۵ عبدالرحیم مکرانی	مولانا	پھڑوچ	ج ۴ ص ۲۰۰
۲۵۶ علی احمد	مولانا	ضلع گیا	ج ۴ ص ۲۰۹
۲۵۷ عبدالرحمن حبشانی	مولانا	کانپور	ج ۱ ص ۴۳۳ ج ۱ ص ۵۷۴ ج ۴ ص ۳۱ ج ۴ ص ۴۰۵ ج ۵ ص ۴۸۰ ج ۱۰ ص ۷۵، ۹۸
۲۵۸ عبدالرحیم مدراسی	مولانا	بنگلور	ج ۴ ص ۵۸ مجموعہ رسائل ص ۶۲

۲۵۹ عبدالصمد	مولانا	رامپور	ج ۴ ص ۵۰۱
۲۶۰ عبدالکریم سید	مولانا	رامپور	ج ۴ ص ۸۸ ج ۵ ص ۶۸
۲۶۱ عبداللہ	مولانا	گوندہ ملک	ج ۴ ص ۴۴۱ ج ۴ ص ۴۵۳
۲۶۲ عبدالکریم	مولانا	نواکھائی	ج ۴ ص ۸۶
۲۶۳ عطاءالحق سید	مولانا	مونگیر	ج ۴ ص ۱۱۳
۲۶۴ عبدالواحد	مولانا	بریلی	ج ۴ ص ۳۸۰
۲۶۵ عبدالودود رضوی	مولانا	مرادآباد	ج ۲ ص ۳۷۲ ج ۴ ص ۲۱۵
			ج ۱۰ ص ۱۷۶
۲۶۶ عمرالدین	مولانا	بمبئی	ج ۳ ص ۴۰۰ ج ۴ ص ۱۸
۲۶۷ عبدالحی	مولانا	ضلع ٹاوہ	ج ۲ ص ۳۷۲ ج ۳ ص
			۲۶۰، ۴۸۳
			ج ۴ ص ۱۱ ج ۵ ص ۵۹
۲۶۸ عبدالحمید چوہدری	مولانا	ضلع ایٹہ	ج ۲ ص ۳۶۷ ج ۱۰ ص ۱۵۳
			ج ۱ ص ۵۵۴
۲۶۹ عبدالکریم مدرس	مولانا	علی گڑھ	ج ۲ ص ۲۰۳ ج ۳ ص
			۴۳۷، ۶۴۸
			ج ۵ ص ۱۶۳
۲۷۰ عبدالخالق	مولانا	حیدرآباد دکن	ج ۲ ص ۱۸۷
۲۷۱ عبدالغفار سید قادری مدرس	مولانا	بنگلور	ج ۲ ص ۱۱۹، ۳۲۲، مجموعہ
			رسائل ص ۸۰
۲۷۲ عبدالکریم	مولانا	چتورگڑھ اودے پور	ج ۱ ص ۳۱۹ ج ۲ ص ۳۲۷
۲۷۳ عبدالجلیل	مولانا	بنگال	ج ۳ ص ۱۳۸
۲۷۴ عبدالشکور اراکانی	مولانا	امروہہ	ج ۱ ص ۵۵۳، ۵۷۴ ج ۳
			ص ۷۱۴
			ج ۷ ص ۲۷۲

۲۷۵ علی احمد	مولانا	امروہہ	ج ۱ ص ۹۴ ج ۴ ص ۳۷۹ ج ۱۰ ص ۱۶۴
۲۷۶ عباس علی عرف مولانا عبدالسلام	مولانا	امروہہ	ج ۱ ص ۲۲۰ ج ۵ ص ۵۹۹ ج ۷ ص ۲۵۱
۲۷۷ عبداللہ	مولانا	ضلع پنچ گجرات	ج ۱ ص ۵۵۶
۲۷۸ عبدالاحد	مولانا	پیلی بھیت	ج ۵ ص ۵۹۹ ج ۷ ص ۵۳
۲۷۹ عبدالسبحان	مولانا	پیلی بھیت	ج ۳ ص ۲۵۵
۲۸۰ عرفان علی رضوی	مولانا	پیلی بھیت	ج ۱ ص ۵۸۶ ج ۶ ص ۵۸۵ ج ۴ ص ۵۱۸ ج ۱۰ ص ۹۸، ۳۱۱، ۳۶۲
۲۸۱ عبدالرب	مولانا	پیلی بھیت	ج ۱۱ ص ۱۹۰
۲۸۲ عبدالاول	مولانا	جونپور	ج ۵ ص ۶۱۷ ج ۶ ص ۳۷
۲۸۳ عبدالغفور	مولانا	ملک بنگالہ	ج ۵ ص ۶۳۶
۲۸۴ عبیدالمجید	مولانا	ضلع کمرلہ	ج ۳ ص ۸۱۳ ج ۴ ص ۵۵ ج ۵ ص ۱۲۸
۲۸۵ عبدالغفور	مولانا	ضلع کمرلہ	ج ۳ ص ۷۰۶
۲۸۶ عبدالحق مدرس	مولانا	ضلع سورت	ج ۳ ص ۵۷۵، ۷۶۲ ج ۴ ص ۱۲۰ ج ۵ ص ۲۶ ج ۱۱ ص ۴۰۔ مجموعہ رسائل ص ۱۳۷
۲۸۷ عبدالغفور	مولانا	بنارس	ج ۳ ص ۱۸۶، ۷۹۷ ج ۴ ص ۴۳۹، ۶۵۱ ج ۷ ص ۲۳۰ ج ۱۱ ص ۲
۲۸۸ عبدالوہاب	مولانا	بنارس	ج ۶ ص ۱۱۴
۲۸۹ عبدالغفار	مولانا	بنارس	ج ۳ ص ۷۶۱

نمبر	نام		مقام	حوالہ
۲۹۰	عبدالسمیع مدرس	مولانا	بنارس	ج ۱۰ ص ۲۱۲
۲۹۱	عبدالحمید	مولانا	بنارس	ج ۵ ص ۱۵۵ ج ۱۰ ص ۱۴۷
۲۹۲	عبدالرزاق	مولانا	بنارس	ج ۱۱ ص ۲
۲۹۳	غلام قادر مرزا بیگ	مولانا	کلکتہ	ج ا ص ۲۲۰ ج ۲ ص ۳۵،
				۴۲، ۴۳
				ج ۲ ص ۶۸، ۳۴۰ ج ۲
				ص ۱۸۸
				ج ۳ ص ۱، ۸، ۹۴، ۱۱۴،
				۱۵۸، ۱۶۳
				ج ۴ ص ۳۱۴، ۳۴۰،
				۳۲۲، ۳۸۰
				ج ۴۱۴، ۴۲۳، ۴۵۳،
				۴۷۷، ۶۸۴
				ج ۳ ص ۴۰۳، ۴۰۷
				ج ۴ ص ۵۱۶، ۵۳۶ ج ۷ ص
				۳۱
				ج ۷ ص ۳۴۳ ج ۱۰
				ص ۲۳، ۵۶
				ج ۱۰ ص ۶۴ ص ۶۵
۲۹۴	غلام رسول سید وکیل	مولانا	صوبہ اورنگ آباد	ج ۷ ص ۳۳
۲۹۵	غلام گیلانی قاضی	مولانا	شمس آباد اٹک	ج ۳ ص ۱۲۱ ج ۵ ص ۱۰۴،
				۱۷۹، ۷۴۰
				ج ۵ ص ۷۶۰، ج ۶ ص ۴۱۶،
				۱۷۵
				ج ۷ ص ۵۲۳

۲۹۶ غلام محی الدین	مولانا	ضلع سورت	ج ۴ ص ۹۲ ۴ ج ۶ ص ۴۸۰ ج ۱۰ ص ۳۰۵
۲۹۷ غلام فرید	مولانا	محمد پوڈیڑھ والا احمد پور	ج ۶ ص ۴۸۵
۲۹۸ غلام امام سید	مولانا	محمد پوڈیڑہ والا احمد پور	ج ۳ ص ۷۳
۲۹۹ غلام ربانی	مولانا	اٹک	ج ۶ ص ۱۷۵
۳۰۰ غلام صدیق	مولانا	بیرم نگر	ج ۷ ص ۲۴۸
۳۰۱ غلام محمد پیرزادہ	مولانا	احمد آباد گجرات	ج ۷ ص ۳۱۰ ج ۱۰ ص ۳۰۴
۳۰۲ غلام حیدر	مولانا	ریاست رامپور	ج ۵ ص ۴۶۱
۳۰۳ غلام محمد سید	مولانا	کاٹھیاوار ضلع راجکوٹ	ج ۲ ص ۱۲ ج ۳ ص ۷۵۷
۳۰۴ غلام گیلانی قاضی	مولانا	لاہور	ج ۵ ص ۲۶۷
۳۰۵ غلام محی الدین	مولانا	اٹک	ج ۵ ص ۷۴
۳۰۶ غلام کبریا	مولانا	ضلع گرگاواں	ج ۵ ص ۷۶۰
۳۰۷ غلام گیلانی قاضی	مولانا	کاٹھیاوار	ج ۳ ص ۶۹
۳۰۸ غلام مصطفیٰ پنجابی	مولانا	بریلی	ج ۳ ص ۱۷۰
۳۰۹ غلام جان	مولانا	بریلی	ج ۳ ص ۶۰۳ ج ۴ ص ۱۱۰ ج ۳ ص ۶۶۷
۳۱۰ غلام محی الدین	مولانا	احمد آباد گجرات	ج ۱۰ ص ۱۲۹
۳۱۱ غلام نبی	مولانا	احمد آباد گجرات	ج ۱۰ ص ۳۰۴
۳۱۲ غلام مصطفیٰ	مولانا	بجنور	ج ۷ ص ۲۵۷
۳۱۳ فضل احمد بدایونی	مولانا	سہسوان	ج ۶ ص ۳۷۱
۳۱۴ فخر الحسن سید مدرس	مولانا	خیرآباد	ج ۲ ص ۳۳۱ ج ۴ ص ۷۷، ۱۲۳ ج ۵ ص ۵۱، ۵۶۳ ج ۷ ص ۲۸۴، ۲۸۵ ج ۱۰ ص ۶۳

نام		مقام	حوالہ
۳۱۵ فضل قدیر	مولانا	ضلع کرناله	ج۷ص۱۰۰
۳۱۶ فضل حق	مولانا	پیلی بھیت	ج۵ص۵۲۴
۳۱۷ فیض محمد	مولانا	ضلع اجمیر شریف	ج۵ص۶۷۵
۳۱۸ فیض الحق	مولانا	ضلع حرولہ	ج۱۰ص۱۰۳
۳۱۹ فضل امیر	مولانا	کتوٹولڑہ	ج۱۰ص۱۱۱
۳۲۰ فاضل	مولانا	کتوٹولڑہ	ج۵ص۷۱۱
۳۲۱ قاسم علی	مولانا	شہر کمرلہ	ج۱۰ص۹۷
۳۲۲ قمر الحسن	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۱۵۲
۳۲۳ کمال الدین جعفری سید	وکیل	الہ آباد	ج۶ص۴۲۶
۳۲۴ کریم بخش	مولانا	پیلی بھیت	ج ص ۷۶۸
۳۲۵ کریم بخش	مولانا	بلندشہر	ج۵ص۴۶۰
۳۲۶ کریم رضا سید	مولانا	ضلع گنج گیا	ج۳ص۴۷۷،۷۰۰ ج۴ ص۳۴ ج۵ص۳۲۷،۴۶۰ ج۱۰ص۸۱،۸۳،۱۰۳،۱۶۹
۳۲۷ وکیل الدین	مولانا	بریلی	ج۲ص۳۷۶ ج۳ص۶۴۶
۳۲۸ کازم الدین	مولانا	شہر کمرلہ	ج۱۰ص۲۴۱
۳۲۹ محمد صاحب محمدی برادر مفتی اسداللہ خان مولانا	مولانا	الہ آباد	ج۷ص۷۶،۷۹
۳۳۰ محمد عنایت صابری	مولانا	ضلع امرتسر	ج۷ص۱۰۱
۳۳۱ محمد احمد سید محدث کچھوچھوی	مولانا	کچھوچھ شریف	ج۷ص۲۳۸
۳۳۲ محمد رضا خان	مولانا	بدایوں	ج۷ص۲۳۹
۳۳۳ محمد علیم الدین	مولانا	رامپور	ج۷ص۲۶۰
۳۳۴ محمد زاہد سید	مولانا	بلگرام شریف ہردوئی	ج۷ص۳۲۵
۳۳۵ محمد عبیداللہ	مولانا	الہ آباد	ج۷ص۳۳۴
۳۳۶ محمد منور سید	مولانا	رامپور	ج۷ص۳۳۸

۳۳۷ محمد عنایت اللہ حافظ	مولانا	رامپور	ج ۷ ص ۳۵۷، ۵۴۵
۳۳۸ محمد نفیس	مولانا	لکھنؤ	ج ۱۰ ص ۲۵۷
۳۳۹ محمد عمر الدین	مولانا	بمبئی	ج ۱۰ ص ۱۱۰
۳۴۰ محمد اسرار الحق	مولانا	بڑودہ گجرات	ج ۱۰ ص ۱۶۹
۳۴۱ محمد عبد السمیع	مولانا	میرٹھ	ج ۱۱ ص ۱۱۷
۳۴۲ مہدی حسن شاہ	مولانا	مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ	ج ۲ ص ۱۳۰ ج ۱۰ ص ۱۵۴
۳۴۳ محمد افضل کابلی	مولانا	بریلی	ج ۲ ص ۱۷۷، ۳۷۴
			ج ۳ ص ۱۲۹، ۲۷۲
			ج ۵ ص ۶۷ ج ۶ ص ۱۳۱
			ج ۱۰ ص ۱۵۶، ۱۶۳، ۲۵۴
۳۴۴ محمد حبیب اللہ قادری رضوی	مولانا	میرٹھ	ج ۳ ص ۳۱۳، ج ۱۰ ص ۲۰۹
۳۴۵ محمود حسین	مولانا	بریلی	ج ۳ ص ۲۶۰ ج ۱۰ ص ۱۴۷، ۱۶۴
۳۴۶ محمد حیات مدرس	مولانا	کوٹ ڈسکہ	ج ۳ ص ۳۶۰
۳۴۷ محمد ابراہیم احمد آباد	مولانا	مدرسہ نعمانیہ دہلی	ج ۳ ص ۴۳
۳۴۸ محمد حبیب علی علوی	مولانا	ضلع ٹاوہ	ج ۳ ص ۵۴
۳۴۹ مظہر حسین	مولانا	بلاسپور	ج ۳ ص ۶۰
۳۵۰ مقبول حسن مدرس	مولانا	شاہجہانپور	ج ۳ ص ۲۵۵
۳۵۱ محمد یٰسین	مولانا	دربھنگہ	ج ۳ ص ۱۱۰
۳۵۲ محمد احسان الحق	مولانا	میرٹھ	ج ۳ ص ۴۰۹، ۴۷۹
۳۵۳ محمد اسماعیل	مولانا	چاٹگام	ج ۳ ص ۴۳۶
۳۵۴ محمد رکن الدین نقشبندی	مولانا	ریاست راجپوتانہ	ج ۳ ص ۳۵۶، ۴۶۱
۳۵۵ محمد علی سید مدرس	مولانا	سنبھل مرادآباد	ج ۳ ص ۳۶۲
۳۵۶ محمد عبد العلی مدراسی	مولانا	لکھنؤ	ج ۱۱ ص ۱۲۴، ج ۵ ص ۳۲۲

۳۵۷ محمد عبدالحلیم	مولانا	کانپور	ج ۵ ص ۲۴۰
۳۵۸ محمد اسماعیل	مولانا	شرپور	ج ۵ ص ۴۲۹
۳۵۹ محمد علی ارم مدرس	مولانا	ضلع شیخاوائی	ج ۵ ص ۳۴۴
۳۶۰ محمد یار علی	مولانا	بستی	ج ۵ ص ۳۴۸ ج ۳ ص ۳۷۷
۳۶۱ محمد امانت رسول	مولانا	رامپور	ج ۵ ص ۱۶۹
۳۶۲ مشتاق احمد مدرس	مولانا	اجمیر شریف	ج ۵ ص ۲۷۰
۳۶۳ محمد عظیم	مولانا	کلکتہ و ہرم ملا	ج ۳ ص ۱۸۱ ج ۵ ص ۲۳۸ ج ۱۰ ص ۱۴۰
۳۶۴ محمد یعقوب علی خان	مولانا	اوجین گوالیار	ج ۲ ص ۱۷، ۱۴۶ ج ۳ ص ۱۵۲،۵۰ ج ۳ ص ۴۶۲، ۴۷۶، ۵۱۴، ۵۵۵ ج ۳ ص ۶۱۰، ۶۱۳، ۶۲۰، ۸۰۹،۷۶۰ ج ۴ ص ۴۸۷ ج ۵ ص ۲۱۲، ۲۸۷، ۳۱۳، ۳۸۵ ج ۵ ص ۴۰۱، ۷۳۳ ج ۶ ص ۳۱۶ ج ۷ ص ۹۱، ۳۲۷،۳۲۹ ج ۱۰ ص ۳۸، ۴۰، ۴۴، ۲۲۸،۶۶ ج ۱۱ ص ۶،۱
۳۶۵ محمد حبیب الرحمن سہلسٹی	مولانا	مرادآباد	ج ۳ ص ۳۳۹

۳۶۶ محمد بیگ مرزا	مولانا	سنگرہ	ج۳ص ۶۳
۳۶۷ محمد نور ولایتی	مولانا	سہسرام	ج۳ص ۹۶
۳۶۸ محمد مہدی	مولانا	چاٹگام	ج۳ص ۴۸۸
۳۶۹ محمد سعد اللہ	مولانا	بمبئی	ج۳ص ۵۰۸
۳۷۰ محمد رمضان	مولانا	اکبرآباد	ج۶ص ۳۸۵
۳۷۱ محمد صابر مدرس	مولانا	اعظم گڑھ	ج۶ص ۴۳۲
۳۷۲ محمود حسین	مولانا	شہر اگرہ	ج۶ص ۵۱۰
۳۷۳ محمد طاہر	مولانا	ملیسار	ج۱ص ۱۵۷
۳۷۴ محمد بخش حنفی چشتی	مولانا	لاہور	ج۶ص ۱۰۱
۳۷۵ محمد میاں سید	مولانا	مارہرہ مطہرہ	ج۶ص ۱۱۳، ۲۱۱ ج۲ ص ۱۱۵
۳۷۶ محمد قاسم مدرس	مولانا	مارہرہ مطہرہ	ج۶ص ۱۱۸
۳۷۷ محمد امان اللہ مدرس	مولانا	بنارس	ج۶ص ۲۱، ۴۳۸
۳۷۸ محمد ادریس	مولانا	کانپور	ج۷ص ۴۴
۳۷۹ محمد امام الدین	مولانا	رامپور	ج۷ص ۷۰
۳۸۰ محمد صدیق	مولانا	پیلی بھیت	ج۲ص ۳۸۵
۳۸۱ محمد برہان الحق مفتی	مولانا	جبل پور	ج۲ص ۳۰۵
۳۸۲ محمد افضل بخاری	مولانا	جبل پور	ج۲ص ۳۵۲
۳۸۳ محمد الدین محدی	مولانا	گجرات بھڑوچ	ج۲ص ۳۵۲
۳۸۴ محمد عبد الباری	مولانا	مرادآباد	ج۲ص ۱۴ ج۳ص ۲۷۸، ۵۸۴، ۷۴۶ ج۱۰ص ۲۵۲
۳۸۵ محمد رضا علی	مولانا	بنارس	ج۲ص ۱۶۵
۳۸۶ محمد عبد الحمید پانی پتی چشتی فریدی	مولانا	بنارس	ج۲ص ۴۴ ج۴ص ۶۵۲ ج۶ص ۳۲

۳۸۷ مودودالحسن سہسوانی	مولانا	بنارس	ج ۲ ص ۲۸
۳۸۸ محمد رضا خان عرف ننھے میاں	مولانا	بریلی	ج ۲ ص ۱۸۰
۳۸۹ محمد یحییٰ	مولانا	رامپور	ج ۲ ص ۲۰۱ ج ۳ ص ۱۰۵
۳۹۰ محمد اسماعیل قاضی	مولانا	ضلع اودے پور	ج ا ص ۵۷۰، ۵۷۷
۳۹۱ محمد یقین الدین	مولانا	ناگپور	ج ۳ ص ۱۴۸
۳۹۲ محمد محسن	مولانا	جونپور	ج ا ص ۵۸۱
۳۹۳ محمد یعقوب ارکانی	مولانا	رامپور	ج ا ص ۳۲
۳۹۴ محمد اسماعیل	مولانا	شہر پور بندر	ج ۵ ص ۴۲۹
۳۹۵ محمد فضل قادری فاروقی	مولانا	شہر پور بندر	
۳۹۶ ممنون حسین	مولانا	بنارس	ج ۱۰ ص ۴۳
۳۹۷ محمد معصوم شاہ پیرزادہ	مولانا	ملک گجرات	ج ۱۰ ص ۶۵
۳۹۸ محمد عبدالمجید خان یوسف زئی وکیل		علی گڑھ	ج ۱۰ ص ۷۳
۳۹۹ معظم علی	مولانا	حیدر آباد دکن	ج ۱۰ ص ۷۳
۴۰۰ محمد علی سید	مولانا	کانپور	
۴۰۱ محمد عبدالمجید	مولانا	بنارس	ج ۱۰ ص ۷۷
۴۰۲ محمد میاں	مولانا	بریلی	ج ۱۰ ص ۱۰۲
۴۰۳ محمد طاہر رضوی	مولانا	بریلی	ج ۱۰ ص ۳۱۵
۴۰۴ محمد ظہور الحق	مولانا	بریلی	ج ۳ ص ۵۷
۴۰۵ میر احمد بنگالی	مولانا	بریلی	ج ۶ ص ۴۷۳
۴۰۶ محمد احمد بنگالی	مولانا	بریلی	ج ۶ ص ۱۱۹ ج ۱۱ ص ۳۲۴
۴۰۷ محمد میاں سید صاحبزادہ	مولانا	ضلع ستیاپور	ج ا ص ۵۷۲
۴۰۸ محمد الہ	مولانا	ضلع پیرہ	ج ۶ ص ۲۴
۴۰۹ محمد سلیم خان مدرس	مولانا	ہگلی	ج ۶ ص ۷۲
۴۱۰ محمد رمضان	مولانا	ریاست راجپوتانہ	ج ۶ ص ۴۴، ۴۵
۴۱۱ محمد حسین شاہ مدرس	مولانا	مدراس	ج ۶ ص ۱۸۴

۴۱۲ محمد عبدالرحمن	مولانا	جودھپور	ج۶ ص۲۰۸
۴۱۳ محمد عبدالغنی	مولانا	امرتسر	ج۲ ص۲۹۷
۴۱۴ محمد سلیمان	مولانا	کانپور	ج۷ ص۵۲۴
۴۱۵ محمد یار	مولانا	بہاولپور	ج۷ ص۵۲۹
۴۱۶ محمد عبداللہ مدرس	مولانا	علی گڑھ	ج۷ ص۷۴۳
۴۱۷ میاں جان شاہ	مولانا	رامپور	ج۷ ص۴۷۹
۴۱۸ میر غلام مدرس	مولانا	گوجر خان ضلع راولپنڈی	ج۷ ص۵۴۰
۴۱۹ محمود بیگ مرزا وکیل	مولانا	شہر گوندہ	ج۷ ص۴
۴۲۰ محمد بشیر الدین	مولانا	کانپور	ج۷ ص۳۶، ج۱۰ ص۳۹
۴۲۱ محمد حشمت علی رضوی مدرس	مولانا	بریلی	ج۲ ص۱۳۹ ج۳ ص۳۰۹ ج
			(۵) ص۵۵۳، ۶۳۸
			ج۶ ص۷۰، ۱۴۰ ج۷
			ص۴۰، ۱۰۳
۴۲۲ محمود الحسن	مولانا	گوالیار	ج۴ ص۸۷، ۱۶۵ ج۷
			ص۵۲۱
			ج۱۰ ص۱۰۸
۴۲۳ محمود حسن شاگرد مولوی رشید احمد گنگوہی	مولانا	گوالیار	ج۴ ص۷۴ ج۱۰ ص
			۳۷، ۷۵
			ج۱۱ ص۱۵۵
۴۲۴ محمد اسحاق	مولانا	ایٹہ	ج۴ ص۲۶۱
۴۲۵ محمد عبداللہ میر پوری	مولانا	میر پور آزاد کشمیر	ج۴ ص۴۹۶
۴۲۶ محمد اسماعیل محمود آباد	مولانا	بریلی	ج۴ ص۴۹۸ ج۵ ص۸۷،
			۴۵۳
			ج۱۰ ص۱۱۹
۴۲۷ محمد سجاد ابوالحسن مدرس	مولانا	شہر گیا	ج۴ ص۶۸۶

۴۲۸ محمد اقبال	مولانا	سیالکوٹ	ج۵ص۹۶
۴۲۹ مفیض الرحمن سید مدرس	مولانا	ضلع چٹا گانگ	ج۲ص۶، ۱۱۹ ج۳ص۸۶ ج۵ص۴۳۴ ج۱۰ص۱۸۶
۴۳۰ محمد عمر	مولانا	رائے بریلی	ج۵ص۵۲
۴۳۱ محمد عبدالمجید مدرس	مولانا	ریاست گوالیار	ج۵ص۱۹۴
۴۳۲ محمد ابراہیم قادری حنفی	مولانا	احمد آباد	ج۵ص۱۹۴
۴۳۳ محمد علاؤالدین	مولانا	ضلع ماں بھوم	ج۵ص۱۹۹ ج۶ص۳۰
۴۳۴ محمد وصی احمد محدث سورتی	مولانا	پیلی بھیت	ج۱ص۳۱۵ ج۲ص۱۹۵ ج۳ص۷۶، ۱۷۷، ۲۰۴، ۳۵۲ ج۳ص۵۱۱، ۷۱۸، ۸۰۵ ج۴ص۶۶۹ ج۵ص۲۲۸ تا ۲۳۸ ج۶ص۲۳، ۳۶۹، ۵۳۱ ج۱۰ص۳۸، ۹۰، ۶۵
۴۳۵ مظفر علی، سید، مدرس	مولانا	ضلع رائے پور	ج۶ص۴۹۱
۴۳۶ محمد احسان	مولانا	پیلی بھیت	ج۳ص۱۴۹
۴۳۷ محمد عبدالعزیز ابوالرشید	مولانا	مزنگ لاہور	ج۲ص۳۱۴
۴۳۸ ملا حسن پشاوری	مولانا	پشاور	ج۱۰ص۷۱
۴۳۹ محمد شاہد سید	مولانا	امروہہ	ج۱۰ص۶۰
۴۴۰ مظفر سید مدرس	مولانا	لکھنؤ	ج۷ص۱۲۳
۴۴۱ محمد احمد	مولانا	لکھنؤ	ج۴ص۱۴۲
۴۴۲ محمد اکرم	مولانا	سہلسٹ	ج۴ص۵۳ ج۱۰ص۱۸۹
۴۴۳ محمد ابراہیم	مولانا	بنارس	ج۴ص۸۴، ۲۲۱ ج۵ص ۳۷۷

			ج۶ ص ۳۳۹
۴۴۴ محمد عمر ولایتی	مولانا	مونگیر ملک بہار	ج۴ ص ۵۲۰
۴۴۵ محمد عارف ابوسعید	مولانا	ضلع پڑابنگال	ج۳ ص ۶۰۰
۴۴۶ محمد عبدالجلیل	مولانا	حیدرآباد دکن	ج۳ ص ۷۲۵
۴۴۷ محمد ابراہیم شافعی	مولانا	افریقہ	ج۳ ص ۷۲۲
۴۴۸ محمد فضل الرحمان	مولانا	فیروزپور پنجاب	ج۳ ص ۲۸۴، ۲۹۴، ۲۷۲
			ج۵ ص ۴
۴۴۹ محمد دین جج		چیف کورٹ بھاول پور	ج۱۱ ص ۱۹۵
۴۵۰ محمد ابراہیم	مولانا	رنگوں سکی	ج۱۱ ص ۳۲۴
۴۵۱ محمد جمال	مولانا	ضلع رھتک	ج۱۱ ص ۳۲۴
۴۵۲ محمد شریف ابویوسف	مولانا	سیالکوٹ	ج۶ ص ۳۱۹
۴۵۳ محمد سلیمان اشرف، سید بہاری	مولانا	علی گڑھ	ج۳ ص ۵۹۹ ج۵ ص ۶۴۸
			ج۶ ص ۱۱۰
۴۵۴ محمد عبدالرشید	مولانا	حصار	ج۲ ص ۳۷۵
۴۵۵ محمد احسان الحق	مولانا	حصار	تجلیہ السلم فی مسائل من نصف العلم ص ۳
۴۵۶ محمد عبدالکریم	مولانا	کلکتہ	تجلۃ السلم فی مسائل من نصف العلم ص ۴۱
۴۵۷ محمد سلطان الدین	مولانا	بنگال	ج۳ ص ۵۷
۴۵۸ محمد عمر	مولانا	رامپور	الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی ص ۲۲
۴۵۹ میر احسان علی	مولانا	ہوڑہ	ج۵ ص ۱۷۷
۴۶۰ محمد یار خان وکیل ہائیکورٹ		فتح پور	ج۵ ص ۱۸۱
۴۶۰ محمد ابراہیم خان وکیل	مولانا	راجپوتانہ	ج۵ ص ۴۵۸

۴۶۰ محمد آصف سید	مولانا	کانپور	ج۵ص۹۷۴ج۶ص۴، ۶۸، ۱۴۱، ۱۸۰
			ج۳ص۵۱۰
۴۶۰ محمد حسین	مولانا	میرٹھ	ج۲ص۲ج۳ص۸۶، ۳۴۸، ۴۲۳
۴۶۰ محمد فاضل	مولانا	پنجاب	ج۵ص۷۱۱
۴۶۰ محمد ابراہیم سید مدنی	مولانا	کلکتہ	ج۵ص۷۲۸ج۴ص ۵۹۹، ۶۱۳
۴۶۰ محمد سلیم	مولانا	رائے پور	ج۵ص۷۳۹
۴۶۰ محمد اسماعیل	مولانا	ضلع گیا	ج۳ص۲۵۸، ۸۱۴
۴۶۰ محمد عبدالحافظ	مولانا	میمن سنگھ	ج۳ص۸۰۸
۴۶۰ محمد جہانگیر	مولانا	باندرہ پورہ	ج۳ص۷۴۱
۴۷۰ محمد واحد	مولانا	برہما	ج۳ص۷۴۶ج۱۰ ص۱۴۲، ۱۴۶
۴۷۰ ممتاز الدین	مولانا	ضلع سہلسٹ	ج۳ص۷۷۰
۴۷۰ محمد عبدالرؤف	مولانا	بریلی	ج۳ص۵۹۰
۴۷۱ محمد حیات	مولانا	سلمپور	ج۷ص۴۱
۴۷۲ محمد ابوذر	مولانا	مرادآباد	ج۱۰ص۱۰۱
۴۷۳ محمود حسن	مولانا	مرادآباد	ج۱۰ص۱۱۷
۴۷۴ محمد میاں سید	مولانا	لکھنؤ	ج۱۰ص۱۲۰
۴۷۵ محمد بہاؤالدین	مولانا	غازی پور	ج۱۰ص۱۴۱
۴۷۶ محمد قاسم قریشی	مولانا	ڈسکہ سیالکوٹ	ج۱۰ص۱۵۸، ۲۰۶
۴۷۷ محمد حسین	مولانا	جوناگڑھ	ج۱۰ص۱۷۰
۴۸۸ محمد سلیمان مدرس	مولانا	کانپور	ج۱۰ص۱۸۷
۴۸۹ محمد عبدالقادر	مولانا	ضلع پاپنہ	ج۱۰ص۱۷۹

نام		مقام	حوالہ
۴۸۰ منیرالدین بنگالی	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۱۸۶
۴۸۱ محمد اکبر علی	مولانا	حیدرآباد دکن	ج۱۰ص۱۹۵
۴۸۲ محمد جعفر	مولانا	مبارکپور	ج۱۰ص۲۰۲
۴۸۳ محمد عین اللہ	مولانا	بلرام پور گونڈہ	ج۱۰ص۲۰۴
۴۸۴ محمد فیض اللہ	مولانا	سیتاپور	ج۱۰ص۲۰۷
۴۸۵ محمد ارشاد	مولانا	رامپور	ج۵ص۴۶۶
۴۸۶ محمد سراج الحق	مولانا	رامپور	ج۵ص۳۷۸،۴۱۹
۴۸۷ محمد حسین	مولانا	بمبئی	ج۵ص۴۸۷
۴۹۸ محمد سلیم	مولانا	مارہرہ مطہرہ	ج۵ص۲۰۰
۴۹۹ محبوب علی شاہ	مولانا	مارہرہ مطہرہ	ج۵ص۷۷۷
۴۹۰ محمد آصف وکیل	مولانا	مارہرہ مطہرہ	ج۵ص۷۱۲
۴۹۱ محمد غفار خان	مولانا	پیلی بھیت	ج۲ص۳۶۶
۴۹۲ محمد نقی قادری	مولانا	ضلع ہردوئی	ج۴ص۱۹۸
۴۹۳ محمد نوراللہ اشرف	مولانا	شہر کہنہ	ج۴ص۶۶۲
۴۹۴ محمد عبدالقادر	مولانا	بدایونی	ج۴ص۴۷۶
۴۹۵ محمد ایوب	مولانا	بدایونی	ج۳ص۶۶۹
۴۹۶ محمد طاہر مدرس	مولانا	ضلع پورینہ	ج۳ص۷۵۴
۴۹۷ محمد ظہور الحسن	مولانا	ضلع پورینہ	ج۳ص۱۳۰
۴۹۸ محمد احمد مفتی	مولانا	ضلع پورینہ	ج۱۰ص۲۷۶۴
۴۹۹ مقیم الدین دامانی	مولانا	ضلع ہردوئی	ج۱۰ص۲۸۲
۵۰۰ محمد ثناء اللہ	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۲۸۴
۵۰۱ محمد احمد حکیم علوی	مولانا	بریلی	ج۱۰ص۲۹۲
۵۰۲ محمد حبیب اللہ	مولانا	دہلی	ج۱۰ص۳۰۲
۵۰۳ محمد اسحق	مولانا	مدرسہ فخر العلوم	ج۱۰ص۳۰۵
۵۰۴ محمد عمر قادری	مولانا	بنارس	ج۱۰ص۲۹۳

۵۰۵ محمد نظام الدین قادری برکاتی	مولانا	سورت	رسائل رضویہ ص ۴۳۹
۵۰۶ نذر امام مدرس	مولانا	سہوانی	ج ا ص ۳۰۵
۵۰۷ نذیر احمد	مولانا	سہوانی	ج ۷ ص ۱۷
۵۰۸ نبی بخش ابو طاہر	مولانا	بہار شریف	ج ۶ ص ۵۵
۵۰۹ نور احمد ہزاروی	مولانا	کانپور	ج ۶ ص ۴۲۷
۵۱۰ نظام الدین	مولانا	چک	ج ۶ ص ۷۲
۵۱۱ نور احمد فریدی	مولانا	بہاولپور	ج ۵ ص ۱۷۱ ج ۶ ص ۱۳۲
۵۱۲ نذیر احمد سید	مولانا	الہ آباد	ج ۶ ص ۱۴۹، ۴۷۴
۵۱۳ نذر محمد خان	مولانا	رہتک	ج ۵ ص ۳۷۶، ج ۶ ص ۳۱۸
۵۱۴ نجم النبی حکیم	مولانا	رامپور	ج ۷ ص ۳۴۴
۵۱۵ نوشتہ علی	مولانا	رامپور	ج ۱۰ ص ۱۶۴
۵۱۶ نور الدین احمد	مولانا	گوالیار	ج ۳ ص ۳۹۳، ۴۵۹، ۶۸۷ ج ۱۰ ص ۸۶ تجلیۃ السلم فی مسائل من نصف العلم ۱۳
۵۱۷ نثار احمد	مولانا	کانپور	ج ۲ ص ۳۶۷
۵۱۸ نور محمد	مولانا	بہاولپور	ج ۷ ص ۴۴۳
۵۱۹ نعیم الدین صدر الافاضل	مولانا	مراد آباد	ج ۳ ص ۷۲۸
۵۲۰ نور الہدی	مولانا	پٹنہ	ج ۳ ص ۷۰۳
۵۲۱ نور اللہ	مولانا	پیلی بھیت	ج ۱۰ ص ۸۷
۵۲۲ نذیر احمد	مولانا	بریلی	ج ۱۰ ص ۱۶۰، ۱۶۱
۵۲۳ نبی محمد	مولانا	گوالیار	ج ۱۰ ص ۲۷۲
۵۲۴ نور عالم سید صاحبزادہ	مولانا	مارہرہ مطہرہ	ملفوظات ص ۳۶
۵۲۵ نجف خان	مولانا	مارہرہ مطہرہ	ج ۱۰ ص ۸۸
۵۲۶ نیاز محمد خان	مولانا	بدایونی	ج ۴ ص ۴۷۵
۵۲۷ نعیم اللہ فخری چشتی نظامی قادری	مولانا	لکھنؤ	ج ۵ ص ۴۴۲

۵۲۸ نورخان	مولانا	لکھنؤ	ج ۵ ص ۱۸۱
۵۲۹ وصی علی	مولانا	ٹاوہ کچری	ج ۴ ص ۴۱۲ ج ۵ ص ۱۲۲
			ج ۱۰ ص ۸۳
			ج ۱۰ ص ۸۵
۵۳۰ ولی اللہ سید	مولانا	ٹونک	ج ۵ ص ۲۹۵
۵۳۱ وزیر احمد	مولانا	اودے پور راجپوتانہ	ج ۳ ص ۱۴۱۷ ج ۶ ص ۴۸۴
			ج ۷ ص ۳۹
			ج ۱۰ ص ۱۹۳، ۲۶۱
۵۳۲ وجیہہ الدین	مولانا	اودے پور راجپوتانہ	ج ۲ ص ۳۵۳
۵۳۳ ولایت حسین	مولانا	بریلی	ج ۷ ص ۱۰۳
۵۳۴ ولی الحسن مدرس	مولانا	دارجلنگ	ج ۱۰ ص ۳۰۳
۵۳۵ وکیل الدین	مولانا	بریلی	ج ۲ ص ۲۷۳ ج ۳ ص ۲۴۶
۵۳۶ ولی اللہ	مولانا	کلکتہ	ج ۲ ص ۱۹۵
۵۳۷ ولی محمد	مولانا	بمبئی	ج ۵ ص ۸۵
۵۳۸ لعل نور شیخ	مولانا	ضلع گجرانوالہ وزیرآباد	ج ۲ ص ۲۴۴
۵۳۹ لطف اللہ مفتی خلف مفتی سعداللہ	مولانا	رامپور	ج ۷ ص ۴۴۰
۵۴۰ ہدایت اللہ خان	مولانا	رامپور	ج ۷ ص ۳۰۰
۵۴۱ ہدایت رسول	مولانا	رامپور	ج ۷ ص ۴۸۵
۵۴۲ ہدایت رسول	مولانا	بمبئی	ج ۱۰ ص ۲۰۷
۵۴۳ یقین الدین	مولانا	نرسنگھ پور کندیلی	ج ۵ ص ۱۰۸
۵۴۴ یعقوب علی	مولانا	نرسنگھ پور کندیلی	ج ۵ ص ۴۱۶
۵۴۵ یقین الدین	مولانا	اکولہ	ج ۱۰ ص ۴۱

ان چند بلاد وامصار کے نام جن سے وقت کے جید علما ودانشور حضرات نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا

افریقہ	سرہند شریف	بمبئی
	جبل پور	کلکتہ
برہما	مبارکپور اعظم گڑھ	ہزارہ
بغداد	بہرائچ	سہلسٹ
میرٹھ	فیصل آباد	اوجین
علی گڑھ	دربھنگا	ڈھاکہ بنگلہ دیش
اعظم گڑھ	گیا	گوالیار
لکھنؤ	پٹنہ	فرید آباد
پیلی بھیت	رامپور	سہاور
خیرآباد ستیاپور	جاورہ	چاٹگام
جونپور	رائے پور	رہتک
رائے بریلی	راجستھان	کاٹھیا وار
سہسوان	چندر گڑھ	جونا گڑھ
مارہرہ مطہرہ	اودے پور	احمد آباد
بنارس	اجمیر شریف	پرتگال
ٹاوہ	جے پور	بھڑوچ
بلیا	فیروز پور	دہلی

ہردوئی	سہسرام	سورت
آگرہ	لاہور	احمد نگر
غازی پور	مظفر پور	ساہیوال
جہلم	راولپنڈی	حیدر آباد دکن
خیر آباد	ناگپور	کھیری
فتح پور	پانی پت	مان بھوم
بستی	روہتاس	اٹک
ملیح آباد	گجرات	ملتان
الہ آباد	ہنگلی	ڈیرہ غازی خان

حرف آخر

یہ دور چونکہ وعظ اور مناظرے کا نہیں بلکہ تصنیف و تالیف اور تحریر کا ہے اس لئے اب اعلیٰ حضرت کے پیش کردہ سلام اور نعت خوانی پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر آپ کی علمی، دینی اور ملی خدمات سے عوام کو متعارف کرانا چاہیئے۔

میں نے اس مقالہ میں صرف ان علماء و دانشور حضرات کے اسماء پیش کئے ہیں جنہوں نے آپ سے مختلف مسائل میں رجوع کیا۔ تاہم اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے، مثلاً رجوع کرنے والے علماء و دانشور حضرات کی خدمات اور استفتاء کی نوعیت وغیرہ۔

اللہ رب العزت نے اگر توفیق بخشی تو اس کے بعد مزید کام کروں گا۔ اور دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہم کو امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز کا کما حقہ تعارف اور آپ کی ملت اسلامیہ کے لئے عظیم خدمات سے دنیائے عالم کو روشناس کرانے کی قوت اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین

ماخذ ومراجع

العطایا النبویه فی الفتاوے الرضویه، جلد نمبر ۱، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، سنی دار الاشاعت، فیصل آباد۔

العطایا النبویه فی الفتاوے الرضویه، جلد نمبر ۲، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، سنی دار الاشاعت، فیصل آباد۔

العطایا النبویه فی الفتاویٰ الرضویه، جلد نمبر ۳، احمد رضا خان فاضل، بریلوی، مولانا، سنی دار الاشاعت، فیصل آباد۔

العطایا النبویه فی الفتاوے الرضویه، جلد نمبر ۴، احمد رضا خان فاضل، بریلوی، مولانا، سنی دار الاشاعت، فیصل آباد۔

العطایا النبویه فی الفتاوے الرضویه، جلد نمبر ۵، احمد رضا خان فاضل، بریلوی، مولانا، سنی دار الاشاعت، فیصل آباد۔

العطایا النبویه فی الفتاوے الرضویه، جلد نمبر ۶، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، سنی دار الاشاعت، مبارکپور اعظم گڑھ۔

العطایا النبویه فی الفتاوے الرضویه، جلد نمبر ۷، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، سنی دار الاشاعت، مبارک پور اعظم گڑھ۔

العطایا النبویه فی الفتاوے الرضویه، جلد نمبر ۱۰، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، مکتبہ رضا ایوان عرفان ضلع پیلی بھیت۔

العطایا النبویه فی الفتاوے الرضویه، جلد نمبر ۱۱، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، ادارہ اشاعت تصنیفات رضا بریلی شریف۔

ملفوظات شریف، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، حامد اینڈ کمپنی لاہور۔

رسائل رضویه، جلد نمبر ۱، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، مدینه

پبلیشنگ ،کراچی۔
رسائل رضویه، جلدنمبر ۲، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، مدینہ پبلیشنگ ،کراچی۔
رسائل رضویه، جلدنمبر ۲، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی، مولانا، مدینہ پبلیشنگ ،کراچی۔
معین مبین بهر دور شمس و سکون زمین، احمد رضا خان، فاضل، بریلوی،مولانا،مرکزی مجلس رضا،لاہور۔
تجلية السلم فی مسائل من نصف العلم ،احمد رضا خان، فاضل، بریلوی،مولانا،مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔
فتاویٰ افریقه،احمد رضا خان،فاضل،بریلوی،مولانا،مدینہ پبلیشنگ کراچی۔
الفضل الموهبی اذاصح الحدیث فهو مذهبی،احمد رضا خان،فاضل، بریلوی،مولانا،مرکزی مجلس رضا لاہور۔

فتاویٰ دیداریہ

شیخ المحدثین مولانا سید دیدار علی شاہ محدث لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

دیباچہ نگار

علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ

الحمدللّٰہ موفق المتقین لشکر النعمۃ، والصلوۃ والسلام علی من أرسلہ اللّٰہ للعالمین رحمۃ وعلی آلہ وأصحابہ الھداۃ، وعلی سائر من اقتفی أثرہ واھتدی بھداہ۔ أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سلسلۂ انبیاء ورُسل امام الانبیاء حضور پرنور ﷺ کی ذاتِ اقدس پر مکمل کرتے ہوئے اعلان فرمایا:

وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ [سورہ احزاب، آیت نمبر:45]

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نہ صرف آخری نبی ہیں بلکہ آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب آخری الہامی کتاب، آپ ﷺ کی امت آخری امت اور آپ ﷺ کا دین (اسلام) آخری اور کامل واکمل دین ہے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اپنی پسندیدگی اور جامعیت کی سندیوں عطا فرمائی۔

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ [سورہ المائدہ، آیت نمبر:3]

ترجمہ: آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لئے تمہارا دین اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اِنَّ الدِّيۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ ۚ [سورہ آل عمران، آیت نمبر:19]

ترجمہ: بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

ان آیات میں اسلام کو کامل دین قرار دیا گیا ہے جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ دین اسلام میں انسان کی جملہ ضروریات ومشکلات کا حل موجود ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ نعمت ''کامل'' ہونے کے درجہ کو نہ پہنچتی۔ اسلام کا نظامِ حیات آخری وابدی

ہے اسی میں ہماری تمام ضروریات کا حل پنہاں ہے۔

نبی کریم ﷺ کے دورِ مقدس میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی تمام دینی و دنیاوی مشکلات کے حل کے لئے حضور ﷺ کی جانب رجوع فرماتے۔ آپ ﷺ ان کے تمام سوالات کے جوابات عطا فرماتے اور یوں امت محمدیہ میں شرعی ضروریات کے حل کے لئے سوال وجواب کی روایت قائم ہوئی جسے استفتاء اور فتویٰ کا نام دیا گیا۔

لفظ فتویٰ کی لغوی واصطلاحی تحقیق:

لفظ فتویٰ فا پر فتحہ (زبر) کے ساتھ فَتْوٰی بھی منقول ہے اور ضمہ (پیش) کے ساتھ فُتْوٰی بھی۔ اس کا مادہ فتو یا فتی ہے بمعنی قوت وطاقت۔ طاقتور جوان کو بھی فتیٰ کہتے ہیں لیکن یہاں مراد ''مدلل ومضبوط شرعی حکم'' ہے۔ بعض نے اس کا معنی مطلق ''جواب دینا'' بھی کیا ہے اس میں شرعی وغیر شرعی کی کوئی قید نہیں۔ علامہ میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الإفتاء بیان حکم المسئلة۔ (التعریفات، ص:26)

ترجمہ: حکمِ مسئلہ بیان کرنے کو افتاء کہتے ہیں۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الإفتاء فإنه إفادة الحکم الشرعی۔ (ردالمختار، ج:4)

ترجمہ: شرعی فیصلے سے آگاہ کرنے کو افتاء کہتے ہیں۔

فتویٰ کے اصطلاحی معنی کو اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے:

إنما الإفتاء أن تعتمد علی شیء وتبین لسائلک ان ھذا حکم شرعی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:1)

ترجمہ: افتاء کا مفہوم یہ ہے کہ تو (کتاب وسنت، اجماع وقیاس اور کتب فقہ میں سے) کسی چیز پر اعتماد کر کے سوال پوچھنے والے کو بتائے کہ یہ شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔

المصباح صفحہ 16 پر مذکور ہے کہ:

الإخبار بحكم الله تعالیٰ عن مسئلة دينية بمقتضى الأدلة الشرعية لمن سال عنه فی أمر نازل على جهة العموم والشمول لا على وجه الإلزام۔

ترجمہ: کسی پیش آمدہ صورت میں، ادلہ شرعیہ کے تقاضے کے مطابق سائل کو دینی سوال کے بارے میں عموم وشمول کے طور پر نہ کہ لازم کرنے کے انداز پر اللہ تعالیٰ کا حکم بتانے کو افتاء کہتے ہیں۔

افتاء کی اہمیت:

افتاء کی اہمیت اس سے واضح ہے کہ یہ سنتِ الٰہیہ ہے اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَ یَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ ۙ

[سورہ النساء، آیت نمبر: 127]

ترجمہ: اور فتویٰ پوچھتے ہیں آپ سے عورتوں کے بارے میں آپ فرمایئے اللہ تعالیٰ فتویٰ دیتا ہے تمہیں ان کے بارے میں۔

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

یَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ

[سورہ النساء، آیت نمبر: 176]

ترجمہ: اے محبوب آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔

ان آیات میں افتاء کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی جانب ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ ''مفتی'' کا استعمال قطعاً درست نہیں کیونکہ اس سے بہت سی خرابیاں لازم آئیں گی۔ بہر کیف ان آیات بینات کے تحت فتویٰ کی اہمیت سے کوئی ذی شعور انکار نہیں کرسکتا۔

فتویٰ دورِ رسالت مآب ﷺ میں:

ہادی عالم حضور نبی کریم ﷺ وحی الٰہی کے ذریعے فتویٰ دیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت:

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۴۳

[سورہ النحل، آیت نمبر:43]

ترجمہ: پس اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے سوال کرو۔

کے مطابق نبی کریم ﷺ سے فتویٰ طلب کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ مسلمانوں کو عبادات، معاملات، اخلاقیات، آداب اور معاشرت وغیرہ میں شرعی احکام بیان فرماتے تھے۔ حضور ﷺ کے فتاویٰ کی حیثیت اسی قدر اعلیٰ و ارفع ہے جس قدر آپ ﷺ کی ذات اقدس اعلیٰ و ارفع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

[سورہ الحشر، آیت نمبر:7]

ترجمہ: رسول تم کو جو کچھ دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تمہیں روکیں رُک جایا کرو۔

فتویٰ دورِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں:

سید عالم ﷺ کے ظاہری طور پر دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منصب افتاء پر فائز ہوئے۔ ان میں حضرت عمر بن الخطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ ساتھ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سرفہرست ہیں جب کہ تقریباً ایک سو بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے علاوہ ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک طبقہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی قیادت میں ہمہ وقت حفظِ حدیث اور اس کی روایت میں مصروف رہتا جب کہ درج بالا

دوسرا طبقہ نصوص میں تدبر اور غور وفکر کر کے احکام کو اخذ کرتا تھا۔ ان کے پیش نظر قرآنِ کریم، نبی کریم ﷺ کے اقوال، اعمال اور تقریرات ہوتے تھے۔

مسائل کو اجتہاد کے ذریعے اخذ کرنے کا ثبوت قرآن کریم میں موجود ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ [سورہ النساء، آیت نمبر: 83]

ترجمہ: تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے (یہ جو بعد میں کوشش کرتے ہیں)۔

کتبِ احادیث میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی وہ حدیث اس بارے میں ٹھوس دلیل ہے جب آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا جانے لگا اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے پاس اگر کوئی جھگڑا آئے تو فیصلہ کیسے کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ عرض کی رسول اللہ ﷺ کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا سنت میں بھی نہ پایا تو؟ عرض کی بغیر کسی کوتاہی کے پوری کوشش و محنت کے ذریعے اپنی رائے سے معلوم کروں گا۔ پس نبی پاک ﷺ نے ان کے سینے پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ کے قاصد کو رسول اللہ کے پسندیدہ عمل کی توفیق دی۔" (ترمذی شریف، ابو داؤد شریف)

فتویٰ بعد از دورِ صحابہ:

جب اسلام پھیلتا ہوا بغداد، مصر، روم، بلخ، بخارا، سمرقند، اصبہان، شیراز، آذر بائیجان، جرجان، زنجان، طوس، بسطام، استر آباد، خوارزم، مرغینان، دامغان، کرمان، ہند اور یمن وغیرہ تک پہنچا تو مسلمانوں میں آئے روز نت نئے مسائل نے جنم لینا شروع کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جانشین حضرات تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے ان مسائل کو حل کرنے کے لئے

اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ان میں سرفہرست حضرت علقمہ بن قیس، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت حماد بن مسلم، حضرت نعمان بن ثابت، حضرت سعید بن المسیب اور حضرت عطا بن ابی رباح ہیں۔

فقہ (شرعی احکام) کی ابتداء تو حضور ﷺ کے دورِ اقدس سے ہو چکی تھی اب ضرورت اس امر کی تھی کہ اس کی با قاعدہ تدوین کی جائے۔ چنانچہ اس ضرورت کو امام ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت نے پورا کیا اور فقہ کی تدوین شروع کی۔ تدوین کا مطلب یہ تھا کہ کسی بھی مسئلہ سے متعلق آیات و احادیث اور اقوال صحابہ پیش کئے جاتے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس میں متعدد احتمالات بیان فرماتے اور ان کی تائید میں نصوص و عبارات پیش کرتے۔ تمام اصحاب (اپنے زمانے کے ہر فن کے ماہر ترین تقریباً چالیس افراد) ان احتمالات کی تنقیح و توضیح فرماتے، جب کسی ایک احتمال پر اتفاق ہو جاتا تو بجے تلے الفاظ میں لکھ لیا جاتا اور بعض اوقات متفق نہ ہونے کی صورت میں وہ احتمال اسی شخصیت کی طرف منسوب کر کے لکھ لیا جاتا۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس علمی مجلس کا مرتب کردہ مجموعہ نہایت ضخیم تھا بعض حضرات نے اس میں درج مسائل چھ (6) لاکھ اور بعض حضرات نے بارہ (12) لاکھ بھی بیان کیا ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق ان احتمالات کی تعداد ساٹھ (60) ہزار سے زائد تھی۔

الفقه زرعه عبداللّٰه بن مسعود و سقاه علقمة
وحصده ابراهيم النخعي وداسه حماد
وطحنه أبو حنيفة و عجنه أبو يوسف
وخبزه محمد فسائر الناس ياكلون من خبزه

(درمختار)

ترجمہ: فقہ کا کھیت حضرت عبداللہ بن مسعود نے بویا، حضرت علقمہ بن قیس نے سینچا، حضرت ابراہیم نخعی نے اس کو کاٹا، حضرت حماد بن مسلم نے مانڈا، امام اعظم نے پیسا، حضرت ابو یوسف نے گوندھا اور حضرت محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہم

نے روٹیاں پکائیں اور باقی سب اس کے کھانے والے ہیں۔

یعنی اجتہاد و استنباط کا سلسلہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا، علقمہ نے تقویت پہنچائی، ابراہیم نے اس کے فوائدِ متفرقہ کو جمع کیا، حماد نے فروع کو زیادہ کیا، امام اعظم نے اس کو درجہ کمال تک پہنچایا اور تدوینِ فقہ کی مہم سر کی، آپ ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہم نے اصول مرتب کئے۔

ان حضرات نے قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ وہ تمام علوم جو اس دین کی تفہیم و تفسیر کے لئے ضروری تھے نہ صرف ایجاد کئے بلکہ ان تمام علوم و معارف میں مختلف افراد نے مہارتِ تامہ حاصل کر کے ان علوم کے قواعد و ضوابط تک مرتب کئے اور نسل در نسل ان علوم کے ماہرین کی تیاری کا ایک متواتر سلسلہ قائم فرمایا۔ الحمدللہ یہی سلسلہ آج اس دور میں بھی قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔

فتویٰ برصغیر پاک و ہند میں:

خلفائے عباسیہ کے دور سے لے کر گزشتہ صدی کے اوائل تک اکثر و بیشتر اسلامی ممالک میں فقہ حنفی قانونی شکل میں رائج تھی۔ سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے بعد فتویٰ نویسی یا افتاء کا کام مدارسِ دینیہ کی جانب منتقل ہو گیا ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک مدارسِ دینیہ بحسن وخوبی یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ 1875ء کی جنگ آزادی کے بعد اسلام کے تحفظ اور افتاء کے کام کو علمائے حق نے سنبھالا، ان میں سرفہرست حضرت مولانا شاہ فضل حق خیر آبادی، حضرت مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی، حضرت مولانا کفایت علی کافی، حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی، حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی، حضرت مولانا ارشاد حسین رامپوری، حضرت مولانا مفتی نقی علی خان، حضرت مولانا مفتی تقی علی خان، حضرت مولانا مفتی عبدالعلی رامپوری، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی، تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ، مفتی امیر علی خان، مفتی سید دیدار علی شاہ، مفتی غلام جان ہزاروی،

مفتی عطا محمد رتوی، مفتی عبدالحفیظ حقانی، مفتی احمد یار خان نعیمی، مفتی محمد عمر نعیمی، مفتی سید مسعود علی قادری، مفتی امین الدین بدایونی، مفتی اعجاز ولی خان اور مفتی ابوالبرکات سید احمد اور مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی وغیرہ ہیں۔

کتب فتاویٰ کی تاریخ:

بعض فقہائے امت نے کتب فقہ مرتب کیں تو بعض نے کتب فتاویٰ کو مرتب کیا۔ خالص فتاویٰ کے تحریری مواد کی تاریخ بھی عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے شروع ہوتی ہے۔ ابوالحسن بصری نے اپنی کتاب **المعتمد فی أصول الفقه** میں لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کا مجموعہ بھی کتابی صورت میں پانچویں ہجری تک پایا جاتا تھا۔

کتب فقہ کی تاریخ عہدِ صحابہ و تابعین سے شروع ہو کر آج کے اس دور تک پہنچتی ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون اور اسماعیل پاشا بغدادی نے ہدایت العارفین میں بارہویں صدی ہجری سے قبل تک کتب فتاویٰ کا ذکر کیا ہے۔ بارہویں صدی ہجری سے قبل اور اس کے بعد کی کتب فتاویٰ درج ذیل ہیں:

فتاویٰ ابی بکر — فتاویٰ سراجیہ — فتاویٰ قاضی خان
فتاویٰ ظہیریہ — فتاویٰ طرطوسیہ — فتاویٰ بزازیہ
فتاویٰ تاتارخانیہ — فتاویٰ خیریہ — فتاویٰ عزیزیہ
فتاویٰ عالمگیری — فتاویٰ حمادیہ — فتاویٰ رضویہ
فتاویٰ نظامیہ — فتاویٰ مہریہ — فتاویٰ جماعتیہ
فتاویٰ نعیمیہ — فتاویٰ فقیہ ملت — فتاویٰ امجدیہ
فتاویٰ شریفیہ — فتاویٰ مصطفویہ — فتاویٰ فیض الرسول
فتاویٰ اجملیہ — فتاویٰ حامدیہ — فتاویٰ نوریہ
فتاویٰ مسعودی — فتاویٰ مظہریہ — فتاویٰ بریلی

فتاویٰ حزب الاحناف فتاویٰ دیداریہ

کچھ صاحبِ فتاویٰ کے بارے میں:

آخر الذکر کتاب استاذ المحدثین حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دیئے گئے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ موصوف کے حالات زندگی کا احاطہ حضرت قبلہ صاحبزادہ قاضی محمد عبدالسلام نقشبندی مجددی سلطانی تفصیلاً کریں گے۔ راقم بھی اس کارخیر میں حصہ ڈالنے کی غرض سے استاد محترم حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تحریر ((موجود در تذکرہ اکابر اہلسنت) کا خلاصہ پیش کرتا ہے جو کہ یہاں نہایت موزوں ہے۔

استاذ العلماء والفقہاء حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ ابن سید نجف علی شاہ 1273ھ/ 1856ء بروز پیر بمقام الور محلہ نواب پورہ ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں سلسلہ نقشبندیہ کے معروف بزرگ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی، محشی بخاری حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری، حضرت مولانا قمر الدین اور جامع العلوم حضرت مولانا ارشاد حسین رامپوری جب کہ ہم درس ساتھیوں میں سلسلہ چشتیہ کی معروف شخصیت تاجدارِ گولڑہ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور محدث سورتی حضرت مولانا وصی احمد رحمۃ اللہ علیہم ایسی شخصیات شامل تھیں۔

سلسلہ قادریہ میں آپ امام العاشقین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور خلیفہ مجاز ہوئے۔ بعد میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلی نے آپ کو تمام کتب فقہ حنفی کی روایت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

لاہور میں آخری بار تشریف لانے سے پہلے آپ شاہی مسجد واقع آگرہ بھارت کے خطیب و مفتی مقرر ہوئے پھر پاکستان کے دل شہر لاہور میں تشریف لائے اور درس و تدریس کا آغاز فرمایا۔ اس دوران دہلی دروازہ کی قدیم و معروف مسجد وزیر خان میں خطاب کی ذمہ داری آپ نے احسن انداز سے پوری کی۔ درس و تدریس سے دلی لگاؤ کے پیش نظر 1924ء میں آپ نے دارالعلوم حزب الاحناف کی بنیاد رکھی اور دین متین کی خدمت کے لئے

سینکڑوں علماء کی ایک جماعت تیار کی۔

آپ کی تصانیف کی تعداد دس سے زائد ہے جن میں تفسیر میزان الادیان، علامات وہابیہ، ہدایت الغوی، در رد روافض، تحقیق المسائل اور پیش نظر فتاویٰ کا مجموعہ ''فتاویٰ دیداریہ'' سرفہرست ہیں۔

آپ کا وصال 22 رجب المرجب 1354ھ بمطابق 20 اکتوبر 1935ء کو ہوا۔

چند معروضات فتاویٰ دیداریہ کے بارے میں:

یہ کتاب اہلسنت کے تین ممتاز مفتیانِ کرام کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ان میں حضرت مولانا مفتی محمد رمضان، حضرت مولانا مفتی سید محمد اعظم شاہ اور حضرت مولانا مفتی سید محمد دیدارعلی شاہ رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ ہر سہ حضرات کے فتاویٰ اس دور کے ہیں جب وہ حضرات یکے بعد دیگرے اکبر بادشاہ کی تعمیر کردہ شاہی مسجد واقع آگرہ ہندوستان کے مفتی وخطیب کی حیثیت سے خدمتِ دین میں مصروف تھے۔

یہ کتاب تین سو چوالیس (344) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔جن میں بارہ (12) فتاویٰ حضرت مولانا مفتی محمد رمضان رحمۃ اللہ علیہ کے پچھہتر (75) فتاویٰ حضرت مولانا مفتی سید محمد اعظم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور دوسو ستاون (257) فتاویٰ اعلیٰ حضرت کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا سید محمد دیدارعلی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے صادر ہوئے۔ امام الفقہاء والمحدثین حضرت مولانا سید محمد دیدارعلی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کی تعداد دیگر دو مفتیان کرام کے مجموعی فتاویٰ سے زائد ہے لہٰذا اسی بناء پر فتاویٰ کے اس مجموعہ کا نام ''فتاویٰ دیداریہ'' رکھا گیا ہے۔

یہ کتاب صرف فتاویٰ کا مجموعہ نہیں بلکہ فقہی مسائل کا ایک عظیم ذخیرہ ہے اس مجموعہ میں مختلف موضوعات مثلاً عقائد، طہارت، نماز، زکوٰۃ، طلاق، وقف، سیر، حظر واباحت اور میراث وغیرہ کے متعلق انتہائی پرمغز اور تفصیلی معلومات جواب کی صورت میں موجود ہیں۔
حضرت سید المحدثین نے اپنے فتاویٰ میں بالکل وہی اسلوب اپنایا ہے جسے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت رحمۃ اللہ علیہ نے العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں اپنایا، ان شرعی معلومات سے نہ

صرف علماء وخواص بلکہ عوام بھی یکساں مستفید ہو سکتے ہیں۔

اس مجموعہ میں حضرت سید المحدثین کے پہلے فتویٰ پر متعلق تاریخ 3 رمضان 1334ھ بمطابق 12 اگست 1916ء رقم ہے جب کہ آپ 26 ذوالحجہ 1337ھ بمطابق 22 دسمبر 1919ء تک شاہی مسجد آگرہ ہندوستان کے منصب افتاء پر فائز رہے۔ اس لحاظ سے آپ کا شاہی مسجد آگرہ میں منصب افتاء پر فائز رہنے کا کل دورانیہ تقریباً 3 سال 1 ماہ 20 دن بنتا ہے۔ حضرت سید الفقہاء کے لازماً فتاویٰ کے کئی ایک مجموعے ہوں گے ان کو تلاش کر کے منظر عام پر لانا علمائے اہلِ سنت پر فرض ہے تا کہ ان کو زمانہ کی دست بُرد سے بچایا جا سکے۔ حزب الاحناف کا کتب خانہ ان کا مخزن ہوسکتا ہے۔ وہاں ان کی تلاش ضروری ہے۔

اس مجموعہ میں سب سے زیادہ فتاویٰ میراث کے باب میں ہیں اور سب سے طویل فتویٰ وقف کے باب میں موجود ہے، یہاں دلچسپ امر یہ ہے کہ اس کا سوال بھی تقریباً سب سے مختصر ہے۔

حضرت سید المحدثین نے بعض فتاویٰ میں اپنے نام کے ساتھ رضوی لکھا ہے۔ یہ نسبت امام موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ہے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت رحمۃ اللہ علیہ کی جانب نہیں چونکہ فتاویٰ کے اس مجموعہ کے زمانہ میں آپ کو اعلیٰ حضرت سے خلافت اور سند حدیث نہیں ملی تھی۔

حضرت مولانا مفتی سید محمد اعظم شاہ نے بعض اوقات عربی عبارت نقل کرتے وقت یہ وضاحت نہیں کی وہ عبارت کس کتاب سے ماخوذ ہے؟ بعض جگہوں پر اصل عبارت اور درج شدہ عبارت میں فرق بھی ہے گویا حضرت والا نے بعض مقامات پر روایت بالمعنی سے بھی کام لیا ہے۔

فتاویٰ دیداریہ کی انفرادیت:

فتاویٰ دیداریہ اکثر کتب فتاویٰ سے کئی جہتوں میں ممتاز ہے، ان میں سے چند خوبیاں درج ذیل ہیں:

☆ حضرت امام الفقہاء المحدثین رحمۃ اللہ علیہ نے سائل کا شرعی حکم بیان کرتے وقت کثرت سے معتبر کتب سے حوالہ جات نقل کئے ہیں۔ اس بنا پر وہ فتویٰ جہاں عام افراد کو شرعی معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنے گا وہیں علماء کرام کے لئے معلومات کا ایک بیش بہا خزینہ ثابت ہوگا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حوالہ جات بیان فرمانے میں مفصل اسلوب اپنایا ہے اور صرف کتب کا نام بتانے پر ہی اکتفاء نہیں فرمایا بلکہ جلد نمبر، صفحہ نمبر اور مطبع کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

☆ جواب دیتے وقت صرف ہاں یا نہ سے کام نہیں لیا گیا بلکہ جواب کے متعلقہ امور پر بھی انتہائی مفید بحث فرمائی ہے اس طرح جواب اور اس کے متعلقہ امور خوب نکھر کر واضح ہوتے ہیں اور ایک جواب کئی سوالات کا جواب بن جاتا ہے۔

☆ بعض مقامات پر شرعی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے دیگر ائمہ کرام کے متعدد اقوال نقل فرمائے ہیں اور آخر میں مفتی بہ قول کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

☆ پیشِ نظر فتاویٰ میں کئی مقامات پر فقہی قواعد کو بیان فرما کر مسائل کا استخراج کیا ہے اور تقریباً دس فقہی قواعد بھی درج فرمائے ہیں۔ ان فقہی قواعد کو مخدوم العلماء حضرت مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی دامت برکاتہم نے فہرستِ مضامین کے آخر میں یکجا محفوظ فرمادیا ہے۔

☆ متعدد نادرست فتاویٰ کی زبردست دلائل کے ساتھ اصلاح فرمائی، کہیں کسی مفتی کے مجمل فتویٰ کی وضاحت فرما کر اس کے اجمال کو دور فرمایا تو کہیں کسی مفتی صاحب کی نقل کردہ عبارت کے دوران فقہی کتاب کی مجمل عبارت سے اخذ کئے گئے غلط نتیجہ کی درستگی فرمائی آپ نے یہ درستگی اس شاندار انداز میں فرمائی کہ حکم شرعی نکھر کر واضح ہوگیا۔ اس کی واضح مثال فتویٰ 48 (صفحہ 70 تا 74) میں موجود ہے۔

☆ حضرت سید صاحب نے اکابرین کے نقشِ قدم پر عمل کرتے ہوئے فتویٰ میں غلطی معلوم ہوجانے کی صورت میں بلا خوف و تامل رجوع الی الحق فرمایا۔ اس مجموعہ میں بھی آپ کا دو مقام پر پہلے دیئے گئے فتویٰ سے رجوع کا علم ہوتا ہے۔ پہلا مقام صدقہ فطر کی مقدار کے متعلق اور دوسرا مقام وراثت کے ایک مسئلہ کے متعلق ہے۔

ان کی تفصیل متعلقہ ابواب میں دیکھی جا سکتی ہے۔

کچھ مرتب فتاویٰ دیداریہ کے بارے میں:

فتاویٰ کے اس عظیم مجموعہ کو منظر عام پر لانے کے سہرا استاذ العلماء عالم باعمل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی متعنا اللہ بطول حیاتہ کے سر ہے۔ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم بہترین مدرس، میدانِ تحقیق کے شاہسوار اور انتہائی منجھے ہوئے مصنف ہیں۔ اللہ رب العزت نے آپ کے سینے میں دینِ متین کی خدمت کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مشاغل و اوقات میں بیش بہا برکتیں عطا فرمائی ہیں، آپ کے کاموں کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ آپ ایک شخص نہیں بلکہ ایک ادارہ ہیں۔ اسلاف کی علمی میراث سے حد درجہ محبت فرماتے ہیں اور اس پر مکمل یقین رکھتے ہیں ''البرکۃ مع اکابرکم'' یہ محنت صرف دل و دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ قرطاس و قلم کے ذریعے اس کا اظہار بھی فرماتے ہیں۔

شاعر نے اکابر کی میراث کے متعلق مسلمانوں کو خوب جھنجوڑا ہے:

کبھی اے نوجوان مسلم! تدبر کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا جس کا تو ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

ہمارے اکابر کی ہزاروں قیمتی علمی تحقیقات تاہنوز اشاعت کی منتظر ہیں لیکن نہ تو کوئی ان پر کام کرنے والا ہے اور نہ ہی شائع کرنے والا۔ اکابرِ اہل سنت کا بیشتر علمی خزانہ یا تو قصہ ماضی بن گیا ہے یا پھر خوراکِ دیمک۔ ہماری سستی کی وجہ سے اغیار ہماری کتابوں سے مسلسل علمی تحقیقات چرا کر اپنی جانب منسوب کر رہے ہیں لیکن ہم خواب خرگوش میں مست ہیں:

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی

جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ
باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابل میراث پدر کیونکر ہو
ہر کوئی مست مے ذوق تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو! یہ انداز مسلمانی ہے
حیدری فقر ہے نے دولتِ عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

اس وقت جو مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ بھی ہماری ستم ظریفی کا شکار ہونے ہی والا تھا کہ اللہ رب العزت نے حضرت مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے دل میں اس مجموعہ کو منظر عام پر لانے کا جذبہ ودیعت فرمایا۔ اگرچہ یہ مجموعہ پون صدی سے زائد عرصہ کے بعد منظر عام پر آیا ہے لیکن اس کا مقدر یہی وقت تھا **کل امر مرھون باوقاتھا**۔ حضرت مفتی صاحب نے یہ مجموعہ حضرت صاحبزادہ قاضی محمد عبدالسلام نقشبندی صدیقی سے اور انہوں نے محقق العصر حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی وساطت سے حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری (کھاریاں) سے حاصل کیا۔ حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے ہی حضرت مولانا مفتی محمد جلال الدین کو یہ مجموعہ مرتب کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ بہرکیف اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت حضرت مفتی محمد علیم الدین صاحب کے نصیب میں لکھی۔ مفتی صاحب نے اپنی بے پناہ علمی وذاتی مصروفیات کو پسِ پشت ڈال کر اہلِ سنت کا یہ عظیم ذخیرہ ضائع ہونے سے محفوظ فرمایا۔ شروع میں مفتی صاحب کا ارادہ صرف حضرت سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کو مرتب کرنے کا تھا لیکن اس سے دیگر دو مفتیان کرام کے فتاویٰ پس منظر میں جانے کا اندیشہ تھا لہٰذا حضرت مفتی صاحب نے ان فتاویٰ کو بھی شامل کر لیا تاکہ یہ کہیں قصۂ ماضی نہ بن جائیں۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ ترتیب پانے سے قبل نہ صرف انتہائی شکستہ تحریرات پر مشتمل تھا بلکہ کئی ہاتھوں کا لکھا ہوا تھا۔ ان تحریرات کو پڑھنا انتہائی دشوار تھا، لیکن مفتی صاحب نے اس

کام کو مکمل کرنے کا مضبوط ارادہ کر رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی غیبی مدد فرمائی اور تمام مشکلات کو آسانی میں تبدیل فرماتے ہوئے آپ سے یہ عظیم کام لے لیا۔ اس کام کو دیکھ کر اس بات کا بحسن وخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب پر اللہ تعالیٰ کا کس قدر فضل و احسان اور نبی کریم ﷺ و بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کی کس قدر توجہات کریمانہ ہیں۔

قبلہ مفتی صاحب کے گرانقدر علمی شہ پارے درج ذیل ہیں:

1- النبی الأطھر سیرت خیر البشر

تلقیح فھوم أھل الأثر فی عیون التاریخ والسیر

مصنف: علامہ محمد عبدالرحمن ابن جوزی (510-597)

علامہ جوزی کی کتاب 700 صفحات پر مشتمل ہے، اس میں علامہ نے ابتدائے آفرینش سے اپنے عہد تک کی عظیم شخصیات کا انتہائی دلکش تذکرہ فرمایا ہے۔ کتاب کا ایک اہم جزو حضور خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں جس کا ترجمہ علامہ مفتی صاحب نے 182 صفحات میں کیا ہے۔

2- بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ

مصنف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی (1141-1174)

کا ترجمہ سیرت سید الانبیاء کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر نہایت جامع اور اہم کتاب ہے۔

حضرت مفتی صاحب نے نہ صرف کتاب کا ترجمہ کیا ہے بلکہ کتاب کو مزید باطنی حسن کے ساتھ نکھارا ہے، کتاب پر کی گئی محنت کو دیکھ کر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مفتی صاحب کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ ہر صاحب ذوق کے لئے یہ کتاب نہایت ضروری ہے۔

3- دلیل زائر حرمین

دو کتب ہیں، مجمل، مفصل۔ مصنف: مفتی محمد علیم الدین نقشبندی (صفحات: 498)

یہ کتابیں حجاج کرام کے لئے بہترین راہنما ہے۔ ان میں حج کے متعلقہ مسائل کو عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ حاجیوں کے لئے بہترین تحفہ ہیں۔

4- احکامِ طہارت مصنف: مفتی محمد علیم الدین صاحب

اس کتاب میں قبلہ مفتی صاحب نے طہارت کے تقریباً تمام فقہی مسائل کو سہل انداز میں بیان فرمایا ہے۔اس موضوع پر دور حاضر میں اس قدر جامع کتاب میسر آنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

5- قرآن حکیم کا ترجمہ (زیر طبع)

6- سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد کا ترجمہ (2 جلدیں زیر طبع)

ان شاء اللہ مفتی صاحب کی یہ کاوشیں ہرگز رائیگاں نہیں جائیں گی کیونکہ اللہ رب العزت کا وعدہ ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ

[سورہ الانبیاء، آیت نمبر:94]

ترجمہ: پس جو شخص کرتا ہے کوئی نیک کام بشرطیکہ مومن ہو تو رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور نبی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا ہے کہ وہ مصنفین فتاویٰ کے درجات بلند فرمائے اور حضرت مفتی صاحب اور تمام دوسرے حضرات جو دامے درمے قدمے سخنے اس کاوش میں شریک ہوئے ہیں ان سب کے علم و عمل اور عمر میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔آمین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی حبیبه وخیر خلقه سیدنا و مولانا محمد و علی آله وأصحابه أجمعین۔